احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

پاکستان نمبر

منگل 13 اگست 2002

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 13 اگست 2002ء 3 جمادی الثانی 1423 ہجری-13 ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 183

محبوب وطن

حضرت عبدالرحمنؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ اے اللہ تو نے مجھے اپنی پیاری سرزمین سے نکالا ہے اب تو اپنی کسی اور محبوب سرزمین میں مجھے ٹھکانہ عطا کر- چنانچہ خدا نے آپ کو مدینہ میں وہ ٹھکانہ دے دیا-

(مستدرک حاکم کتاب الھجرۃ جلد3 ص4 حدیث نمبر 4261)

قیام پاکستان کی جدوجہد میں جماعت احمدیہ کے کردار کا ایک شاندار باب

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی باؤنڈری کمیشن (جولائی 1947ء) میں تاریخی اور فقید المثال خدمات

قائد اعظم' قومی اخبارات' عدلیہ' سکھ اور ہندو پریس کے واضح اعترافات

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صلاحیتوں اور انتھک کاوشوں کے باعث بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح نے حد بندی کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کی وکالت کرنے کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی- ہرچند کہ پنجاب مسلم اکثریت کا صوبہ تھا' حکومت برطانیہ کی طرف سے اس کی تقسیم کیلئے ایک حد بندی کمیشن ریڈکلف کی سربراہی میں قائم کیا گیا حضرت چوہدری صاحب نے کمال صلاحیت اور خوبی سے چار دن تک مسلمانوں کی طرف سے نہایت مدلل' فاضلانہ اور معقول بحث کی لیکن آخری وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی پاکستان کے ساتھ بے جا دشمنی اور کانگرس کی طرف ناجائز جھکاؤ نے ریڈکلف ایوارڈ میں آخری وقت پر تبدیلی کرا کے پاکستان کو پنجاب کے کئی علاقوں اور تحصیلوں سے محروم کر دیا- حضرت چوہدری صاحب نے اس انتہائی نازک موڑ میں مسلمانوں کی ترجمانی کا حق اس شان سے ادا کیا کہ مسلمانوں کے ہر سنجیدہ' مخلص اور دردمند طبقے نے یک زبان ہو کر آپ کی تعریف کی- آپ کے اس ملی اور قومی کارنامہ پر جو خراج تحسین ادا کیا گیا اس کے چند نمونے درج ذیل ہیں-

اخبار ''نوائے وقت'' کا ادارتی نوٹ

باؤنڈری کمیشن کے اجلاس کے خاتمہ پر اخبار ''نوائے وقت'' یکم اگست 1947ء نے ایک ادارتی نوٹ میں چودھری صاحب کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا:-

''حد بندی کمیشن کا اجلاس ختم ہوا سنسر کی پابندیوں کی وجہ سے ہم نہ اس اجلاس کی کارروائی چھاپ سکے نہ اب اس پر تبصرہ ہی ممکن ہے کمیشن کا اجلاس دس دن جاری رہا- ساڑھے چار دن مسلمانوں کی طرف سے بحث کے لئے مخصوص رہے- مسلمانوں کے وقت میں سے ہی ان کے دوسرے حامیوں کو بھی وقت دیا گیا- اس حساب سے کوئی چار دن سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت مدلل' نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی' کامیابی بخشنا خدا کے ہاتھ میں ہے مگر جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے مسلمانوں کا کیس پیش کیا اس سے مسلمانوں کو اتنا اطمینان ضرور ہو گیا کہ ان کی طرف سے حق و انصاف کی بات نہایت مناسب اور احسن طریقہ سے ارباب اختیار تک پہنچا دی گئی ہے- سر ظفر اللہ خاں صاحب کو کیس کی تیاری کیلئے بہت کم وقت ملا مگر اپنے خلوص اور قابلیت کے باعث انہوں نے اپنا فرض بڑی خوبی کے ساتھ ادا کیا- ہمیں یقین ہے کہ پنجاب کے سارے مسلمان بلا لحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف اور شکر گزار ہونگے-

قائداعظم کی خوشنودی

مسلم لیگی ترجمان اخبار ''نوائے وقت'' لاہور نے 24- اگست 1948ء کی اشاعت میں (جبکہ قائد اعظم زندہ تھے) حسب ذیل نوٹ لکھا:-

''جب قائداعظم نے یہ چاہا کہ آپ پنجاب باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلمانوں کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوں تو ظفر اللہ خاں نے فوراً یہ خدمت سرانجام دینے کی حامی بھری- جو افراد کمیشن کے ارکان کی حیثیت سے جج بنا کر بٹھائے گئے تھے وہ باعتبار تجربہ و صلاحیت آپ کے مقابلہ میں طفلان مکتب سے زیادہ حیثیت نہ رکھتے تھے- لیکن قائداعظم کی خواہش تھی کہ ظفر اللہ کمیشن کے سامنے ملت کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوں اس لئے آپ نے بلا تامل یہ کام اپنے ذمہ لیا اور اسے ایسی قابلیت سے سرانجام دیا کہ قائداعظم نے خوش ہو کر آپ کو یو این او میں پاکستانی وفد کا قائد مقرر کر دیا جس طرح آپ نے ملت کی وکالت کا حق ادا کیا تھا اس سے آپ کا نام پاکستان کے قابل احترام خادموں میں شامل ہو چکا تھا- آپ نے ملک و ملت کی جو شاندار خدمات سرانجام دیں تو قائداعظم انہیں حکومت پاکستان کے اس عہدے پر فائز کرنے پر تیار ہو گئے جو باعتبار منصب وزیراعظم کے بعد سب سے اہم اور وقیع عہدہ شمار ہوتا ہے- تب قائداعظم نے چوہدری صاحب کو بلا تامل پاکستان کا وزیر خارجہ بنا دیا- لیکن ظفر اللہ کے ہاتھوں وہ زبردست کارنامہ انجام دینا باقی تھا جس سے اس کا نام تاریخ پاکستان میں ہمیشہ زندہ رہے گا (یعنی یو- این- او میں مسئلہ کشمیر کی وکالت- ناقل)''

جسٹس محمد منیر کا اعلان حق

جسٹس محمد منیر نے جو ریڈکلف ایوارڈ کے مسلمانوں کی طرف سے ممتاز رکن اور پنجاب کی ''تحقیقاتی عدالت'' کے صدر تھے' اپنی عدالتی رپورٹ میں لکھا:-

''عدالت ہذا کا صدر جو اس (باؤنڈری) کمیشن کا ممبر تھا اس بہادرانہ جدوجہد پر تشکر و امتنان کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے جو چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے گورداسپور کے معاملہ میں کی تھی - یہ حقیقت باؤنڈری کمیشن کے کاغذات میں ظاہر و باہر ہے اور جس شخص کو اس مسئلہ سے دلچسپی ہو وہ شوق سے اس ریکارڈ کا معائنہ کر سکتا ہے چوہدری ظفر اللہ خاں نے مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات انجام دیں- ان کے باوجود بعض جماعتوں نے عدالتی تحقیقات میں ان کا ذکر جس انداز میں کیا ہے وہ قابل شرم ناشکرے پن کا ثبوت ہے-''

سکھ اور ہندو پریس کا واضح اعتراف

1- سکھوں کے ہفت روزہ گورمکھی اخبار ''گرج''

باقی صفحہ 6 پر

بنامِ وطن

ہم چراغِ محبت جلا جائیں گے

میرے پیارے وطن تیری گلیوں میں ہم
پابجولاں پھرے لے کے زخمی قدم
جتنے ظلم و ستم تھے ملے دم بدم
اپنی قسمت میں لکھے تھے سارے الم
پھر بھی رسمِ وفا ہم نبھا جائیں گے
ہم چراغِ محبت جلا جائیں گے

معبدوں میں لہو میں نہائے گئے
ہم کہ نوکِ سناں پہ اٹھائے گئے
اپنے جسموں سے مقتل سجائے گئے
کیسے کیسے ستم تھے جو ڈھائے گئے
گر سنائیں تو سب کو رُلا جائیں گے
ہم چراغِ محبت جلا جائیں گے

ہم ہوئے بے زباں، بے لحن، بے سخن
کٹ گئے بال و پر وسطِ صحنِ چمن
خوں بداماں ہوئے ہم دریدہ بدن
میری ارضِ وطن! اپنی دھن میں مگن
تیری شاموں کو صبحیں بنا جائیں گے
ہم چراغِ محبت جلا جائیں گے

یوں ہمیں غم زمان و مکاں سے ملے
جس طرح اشک سوزِ نہاں سے ملے
کچھ تو اپنے ہی قلبِ تپاں سے ملے
جو بچے حلقۂ دوستاں سے ملے
بہرِ نامِ خدا سب بھلا جائیں گے
ہم چراغِ محبت جلا جائیں گے

اے نگارِ وطن! مجھ کو تیری قسم
تیری عظمت کے دل میں اٹھائے علم
تیری خاطر لہو میں ڈبو کے قلم
ہم وفا کے صحیفے کریں گے رقم
تیرے ماتھے پہ جھومر سجا جائیں گے
ہم چراغِ محبت جلا جائیں گے

سربُریدہ بھی ہوں تو بغاوت نہیں
خونچکاں زندگی کی حکایت نہیں
قلبِ مضطر میں کوئی عداوت نہیں
اپنے ہونٹوں پہ حرفِ شکایت نہیں
زندگی لو قرینے سکھا جائیں گے
ہم چراغِ محبت جلا جائیں گے

وہ اجالا کریں گے کہ گھر گھر میں ہو
ایسا جشن طرب ہو کہ در در میں ہو
ہر خوشی وہ جو تیرے مقدر میں ہو
تیری آنکھوں میں ہو میرے ساغر میں ہو
نفرتوں کے دیئے سب بجھا جائیں گے
ہم چراغِ محبت جلا جائیں گے

وہ عجب رنگِ صبحِ چمن ہوئے گا
بے وطن ہے جو، سوئے وطن ہوئے گا
ہجر کے غم زدوں کا ملن ہوئے گا
واقعہ ہوبہو بغتۃً ہوئے گا
دیکھنے ہم بھی رنگِ حنا جائیں گے
ہم چراغِ محبت جلا جائیں گے
ہم چراغِ محبت جلا جائیں گے

ڈاکٹر حافظ فضل الرحمٰن بشیر

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 6 روپے

پاکستان۔ مسلم ممالک کی وحدت کا عالمی نقیب

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا تاریخ ساز کارنامہ

ملی اتحاد سے متعلق حضرت مصلح موعود کا انقلاب آفریں تخیّل

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے نیل کے ساحل سے لے کے تابخاک کاشغر

(اقبال)

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

مسلم ممالک کے لئے آسمانی بشارت

انیسویں صدی کے آخری ربع میں مغربی اقوام کی جارحانہ یورشوں کی زد میں ہونے کے باعث سب مسلم ممالک انتہائی دردناک صورت حال سے دوچار تھے۔ اس قیامت خیز زمانہ میں 1883ء سے قبل حضرت بانی جماعت احمدیہ کو عالم رویاء میں دکھایا گیا کہ:۔

''ایک عالیشان حاکم یا بادشاہ کا ایک جگہ خیمہ لگا ہوا ہے اور لوگوں کے مقدمات فیصل ہو رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ کی طرف سے یہ عاجز محافظ دفتر کا عہدہ رکھتا ہے اور جیسے دفتروں میں مثلیں ہوتی ہیں بہت سی مثلیں پڑی ہوئی ہیں اور اس عاجز کے تحت میں ایک شخص نائب محافظ دفتر کی طرح ہے اتنے میں ایک اردلی دوڑتا آیا کہ مسلمانوں کی مثل پیش ہونے کا حکم ہے وہ جلد نکالو''

آپ نے یہ خواب تحریر کرنے کے بعد لدھیانہ کے ایک صاحب کو لکھا کہ:۔

''یہ رویاء بھی دلالت کر رہی ہے کہ عنایات الٰہیہ مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کی طرف متوجہ اور یقین کامل ہے کہ اس قوت ایمان، اور اخلاص اور توکل کو جو مسلمانوں کو فراموش ہو گئے ہیں۔ پھر خداوند کریم یاد لائے گا اور بہتوں کو اپنے خاص برکات سے متمتع کرے گا کہ ہر یک برکت ظاہری اور باطنی اس کے ہاتھ میں ہے'' (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 19-20 تاریخ احمدیت 29 دسمبر 1908ء قادیان)

اس آسمانی منظر کی روشنی میں میرا یقین کامل ہے کہ مملکت پاکستان کا 14/اگست 1947ء کو نقشہ عام پر پوری آب وتاب سے جلوہ گر ہونا خدا کی تقدیر خاص کا کرشمہ اور معجزہ ہے۔

قائداعظم اور اسلامی دنیا کا اتحاد

بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح (ولادت 25 دسمبر 1876ء وفات 11 ستمبر 1948ء) عمر نو کے ایک نہایت درجہ ذہین وفطین عالی دماغ بااصول، روشن خیال اور بلند نظر سیاستدان تھے۔ آپ نے قیام پاکستان کی نہایت پُرپیچ دشوار گزار اور مشکل ترین جدوجہد برصغیر کے مسلمانوں کے لئے محض ایک جداگانہ وطن کے حصول کے لئے نہیں کی تھی بلکہ آپ کے مدنظر اس خطہ زمین کے ذریعہ دنیا بھر کے مسلم ممالک کو ایک لڑی میں پرونا اور انہیں مستحکم کرنا بھی تھا چنانچہ ایک طرف آپ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ اعلان فرمایا کہ:۔

''پاکستان کی خارجہ پالیسی کی کلید یہ ہوگی کہ دنیا کی تمام اقوام کے ساتھ دوستانہ تعلقات۔ ہم پوری دنیا میں امن کے تمنائی ہیں اور عالمی امن کے قیام میں اپنی استطاعت اور توفیق کے مطابق اپنے حصے کا کردار خوش اسلوبی سے انجام دیں گے''۔

(قائداعظم کا پاکستان صفحہ 60 از ابن زبیر ناشر احسان پبلیکیشنز لاہور)

دوسری طرف واشگاف لفظوں میں واضح کیا کہ:۔

''پاکستان دنیا کے نقشے پر، جو لاتعداد ممالک سے بھرا پڑا ہے۔ محض ایک اور نام کا اضافہ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اسلامی ممالک کی طویل صف میں ایک نہایت اہم اضافہ ہے۔ آسٹریلیا کے پیغامات اور مراسلات بحیرہ روم اور یورپ تک اسلامی دنیا ہی سے گزر کر پہنچ سکتے ہیں۔ پاکستان قدرتی طور پر اسلامی ممالک سے بہت قریبی تعلق رکھتا ہے''

(قائداعظم کا پیغام صفحہ 97 مرتبہ سید قاسم محمود ناشر پاکستان اکیڈمی 4۔ شارع فاطمہ جناح لاہور۔ اشاعت 1972ء)

قائداعظم نے عیدالفطر (27/اگست 1948ء) کے موقع پر تمام اسلامی مملکتوں کو مبارک باد دیتے ہوئے پیغام دیا:۔

''میرا عید کا پیغام سوائے دوستی اور بھائی چارے کے اور کیا ہو سکتا ہے ہم سب یکساں طور پر خطرناک اور کٹھن دور سے گزر رہے ہیں۔ سیاسی اقتدار کا جو ڈرامہ فلسطین، انڈونیشیا اور کشمیر میں کھیلا جا رہا ہے وہ ہماری آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہونا چاہئے۔ ہم اپنے مسلم اتحاد ہی کے ذریعہ دنیا کے مشورہ خانوں میں اپنی آواز کی قوت محسوس کرا سکتے ہیں''

(قائداعظم نے فرمایا صفحہ 132 ناشر البعہ بک ہاؤس بخشی مارکیٹ انارکلی لاہور)

قائداعظم کی نظر انتخاب پاکستان کی خارجہ پالیسی کے تعلق میں

اس مسلم اتحاد کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے اور آپ کی خارجہ پالیسی کو کامیابی سے جاری کرنے کی خدمت کے لئے قائداعظم کی نظر انتخاب قدرتی طور پر اسی شخص پر پڑ سکتی تھی جس کے متعلق آپ برسوں قبل متحدہ ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں ارشاد فرما چکے تھے کہ:۔

''میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں کو تبریک پیش کرنا چاہتا ہوں وہ (مومن) ہیں اور یوں کہنا چاہئے کہ گویا اپنے بیٹے کی تعریف کر رہا ہوں۔ مختلف حلقوں نے ان کو جو مبارک باد دی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں''۔

(''ہماری قومی جدوجہد'' صفحہ 318 مولف جناب عاشق حسین بٹالوی ناشر سنگ میل پبلی کیشنز لاہور۔ 1995ء

آپ نے پاکستان کے اتحاد ممالک اسلامیہ پر مشتمل خارجہ پالیسی کی روشنی میں اولین قدم یہ اٹھایا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو یو این او میں مسئلہ فلسطین سے متعلق پاکستانی موقف کی وکالت سپرد فرمائی چنانچہ آپ نے 25/اکتوبر 1947ء کو رائٹر کے نمائندے کو انٹرویو دیا کہ:۔

''فلسطین کے بارے میں ہمارے موقف کی صراحت اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے سربراہ محمد ظفر اللہ خاں نے کر دی ہے۔ مجھے اب بھی یہ امید ہے کہ تقسیم کا منصوبہ مسترد کر دیا جائے گا ورنہ ایک خوفناک اور بے مثال چپقلش کا شروع ہو جانا ناگزیر اور لازمی امر ہے یہ چپقلش صرف عربوں اور منصوبہ تقسیم کو نافذ کرنے والے اختیار کے مابین نہ ہوگی بلکہ پوری اسلامی دنیا اس فیصلے کے خلاف عملی طور پر بغاوت کرے گی'' (قائداعظم کا پیغام صفحہ 96)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اقوام متحدہ کے اجلاس میں اپنی تقریر میں مغربی طاقتوں کو پرزور انتباہ کیا کہ پہلی جنگ عظیم میں تم نے عربوں سے جو وعدے کر رکھے ہیں اگر ان کی بدعہدی کے مرتکب ہوئے تو عرب دنیا کا اعتماد تم سے کلی طور پر ختم ہو جائے گا۔ مگر افسوس صد افسوس صدر ٹرومین اور مغربی ممالک کی بعض دوسری شخصیتوں کی پشت پناہی کے باعث منصوبہ تقسیم کی ظالمانہ اور شرمناک تجویز کر لی گئی ازاں بعد حضرت چوہدری صاحب واپس قائداعظم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور قائداعظم نے 25 دسمبر 1947ء کو وزارت خارجہ کا وزیر اعظم کے بعد سب سے اہم عالی منصب آپ کے سپرد فرما دیا۔ ایک ایسے وقت کہ یہ نوزائیدہ مملکت ابتدا ہی سے اپنے ایک پڑوسی ملک کے خطرناک عزائم اور منظم سازش کے باعث اپنے معرض وجود میں آتے ہی بے شمار ہلاکت آفرین مشکلات میں گھری ہوئی تھی اور دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کی پشت پناہی اور ہمدردی اس کو حاصل تھی مگر آپ کو اپنی خداداد بصیرت وفراست کی بناء پر یقین تھا کہ آپ کا یہ معنوی فرزند پاکستان کا نام دنیا بھر میں روشن کرنے اور مسلم امہ کی یکجہتی اور یگانگت کے مشن میں کامیاب وکامران اور مظفر ومنصور ہوگا۔

اور خدا کے فضل وکرم سے مستقبل نے آپ کی غیر معمولی اور حیرت انگیز فراست وبصیرت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

وزیر اعظم پاکستان کا زبردست خراج تحسین

حضرت چوہدری صاحب نے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ہونے کی حیثیت سے قائداعظم محمد علی جناح کی پیش فرمودہ خارجہ پالیسی کو کامیاب بنانے کا عظیم کارنامہ کس شان وشوکت سے عالمی سطح پر انجام دیا ہے اس کا کسی قدر اندازہ چوہدری محمد علی صاحب وزیر اعظم پاکستان کے درج ذیل اقتباس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

(ترجمہ)۔ عالم اسلام کی آزادی، استحکام، خوشحالی اور اتحاد کے لئے کوشاں رہنا پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ایک مستقل مقصد ہے۔ حکومت پاکستان کا ایک اولین اقدام یہ تھا کہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں ایک خیر سگالی وفد بھیجا گیا۔ پاکستان نے فلسطین میں عربوں کے حقوق کو اپنا مسئلہ سمجھا، اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے وزیر خارجہ ظفر اللہ خاں اس کے فصیح ترین

ترجمان تھے۔علاوہ ازیں انڈونیشیا، ملایا، سوڈان، لیبیا، تیونس، مراکش، نائیجیریا اور الجزائر کی آزادی کی مکمل حمایت کی گئی مغربی ایریان کے مسئلے پر پاکستان نے انڈونیشیا کا پورا ساتھ دیا۔کئی مسلم ملکوں کے ساتھ دوستی کے معاہدے کئے گئے ہیں اور ثقافتی ارتباط کا انتظام کیا گیا ہے۔موتمر عالم اسلامی کی تنظیم عمل میں لائی گئی ۔ 1949ء میں کراچی میں بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں 18 مسلم ملکوں کے نمائندے شامل ہوئے تھے۔ کانفرنس نے اتفاق رائے سے اسلامی ایوان ہائے صنعت وتجارت کا بین الاقوامی وفاق قائم کرنے کا فیصلہ کیا لیکن بدقسمتی سے اس قرارداد پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

(The Emergence of Pakistan مطبوعہ کولمبیا یونیورسٹی پریس نیویارک۔لندن 1967ء)

وزیراعظم لیاقت علی خاں کی خصوصی تحریک پر سفر ترکی

حضرت چوہدری صاحب کے اس عظیم الشان کارنامہ کی تفصیلات آپ کی شہرہ آفاق خودنوشت سوانح عمری ''تحدیث نعمت'' میں موجود ہیں جن کا خلاصہ بیان کرنے کے لئے بھی اخبار کی تنگ دامانی اجازت نہیں دیتی تاہم آپ ہی کے قلم سے مثال کے طور پر آپ کے سفر ترکی (1951ء) کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔آپ نوابزادہ لیاقت علی خاں پہلے وزیراعظم پاکستان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

''1951ء کے اسمبلی کے اجلاس کے دوران میں مجھے وزیراعظم صاحب کی طرف سے ہدایت موصول ہوئی کہ ترکی اور شرق اوسط کی حکومتوں کے ساتھ مناسب طریق پر سلسلہ جنبانی کروں کہ ان سب کے وزرائے عظام بشمول پاکستان سال میں ایک بار آپس میں مل لیا کریں تا کہ ایک دوسرے سے جان پہچان ہو جائے اور ہر ایک کے حالات اور مشکلات سے آگہی ہو کر باہمی مشورے اور تعاون کے امکانات پیدا ہوں اور مغربی طاقتوں کے غلبے کے نتیجے میں جو بعد آپس میں پیدا ہو گیا ہے وہ رفع ہو کر ہمدردی اور اخوت کے احساسات پیدا ہوں۔یہ کوئی سیاسی منصوبہ نہیں تھا نہ اس کی تہ میں کوئی دھڑے بندی مقصود تھی۔ میرا ذاتی ردعمل اس کی تائید میں تھا کہ اگر ان ممالک کے ارباب حل وعقد سال میں ایک دو بار مل بیٹھنے اور باہمی تبادلہ خیال کرنے پر آمادہ ہو سکیں تو اس اقدام سے خوش آئند نتائج کی توقع ہو سکتی ہے۔لیکن میرا احساس تھا کہ سیاسی الجھنوں میں گرفتار سیاسی قائدین اس سادہ سی تجویز کو یا تو کسی گہری سیاسی سازش کی خشت اول سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرنے سے اجتناب کریں گے اور یا اسے بیکار اور بے نتیجہ سمجھ کر ٹال دیں گے اسمبلی کا اجلاس ختم ہونے پر میں نے وزیراعظم صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں کراچی واپس ہوتے ہوئے ترکی، لبنان اور شام میں ٹھہرنے اور اس تجویز کے متعلق ردعمل معلوم کرنے کا پروگرام بنایا۔اس سفر میں محمد اسد صاحب (سابق لیوپولڈ رائس) جو پاکستانی فارن سروس کے رکن تھے اور جن کا تقرر اقوام متحدہ میں پاکستان کے نائب مستقل نمائندے کے منصب پر ہو چکا تھا میرے ہمراہ تھے۔

پیرس سے روانہ ہو کر ہم استنبول ٹھہرے۔ہوائی جہاز کے استنبول کے مطار پر اترنے کے وقت فجر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔میں نے ترکی پروٹوکول افسر سے جو ہمارے استقبال کو آئے ہوئے تھے کہا کہ اگر کہیں نماز پڑھنے کے لئے جگہ مل جائے تو ممنون ہوں گا۔انہوں نے فرمایا مسجد قریب ہی ہے وہیں چلتے ہیں۔مسجد تھی تو ایک گاؤں میں لیکن عمارت پرانی اور شاندار تھی اور مسجد آباد تھی۔فجر کی نماز ختم ہو چکی تھی۔ امام صاحب ایک دیہاتی کو قرآن کریم کا سبق دے رہے تھے۔میں نے اور محمد اسد صاحب نے وضو کیا اور نماز ادا کی۔ترکی میں پہنچتے ہی ایک خوشنما آباد مسجد میں نماز ادا کرنے کا موقع میسر آنے پر میں نے بہت خوشی محسوس کی اور یہ احساس استنبول کے قیام میں اور بھی زیادہ ہو گیا۔ترکی کے انقلاب اور اتاترک کی اصلاحات کے بعد اسلامی ممالک میں عام تاثر تھا کہ ترکی میں دینی اقدار کا احترام نہیں کیا جاتا۔میرے مشاہدے نے اسے بالکل غلط بلکہ ایک اتہام ثابت کیا۔میں نے استنبول میں سب مساجد کو آباد اور نمازوں کے اوقات میں نمازیوں سے بھرا پایا۔بعد میں بیگ کے قیام میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ ترک مزدور جو ہالینڈ کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں، عیدین کے مواقع پر بڑی کثرت سے اور بڑے فاصلے طے کر کے نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہوتے ہیں۔حج کے موقع پر بھی میں نے کئی ہزار ترکوں کو مناسک حج ادا کرتے دیکھا ہے۔ان کی تکبیر ''اللہ اچبر'' میرے کانوں کو بہت بھلی معلوم ہوتی تھی۔تلفظ کا فرق ممکن ہے لاطینی رسم الخط کے اختیار کرنے کا نتیجہ ہو۔واللہ اعلم بالصواب۔

استنبول کے قیام کے دوران میں تاریخی عمارات، محلات اور مقامات کی زیارت سے دل کو سرور حاصل ہوا۔استنبول کی اب وہ شان نہیں جو دارالحکومت ہونے کے زمانے میں تھی۔ایک افسردگی سی در و دیوار سے ٹپکتی ہے جو زائر کے دل کو بھی افسردہ کرتی ہے۔

استنبول سے انقرہ گئے۔حکومت کی طرف سے ہر طرح کی توضع کا سلوک ہوا۔رہائش کا انتظام سرکاری مہمان خانے میں تھا۔جو نہایت پرفضا مقام پر واقع ہے اور جہاں سے انقرہ کا بہت خوشنما منظر نظر آتا ہے۔برفباری کا موسم تھا۔مہمان خانے میں ہر طرح کی آسائش میسر تھی۔باہر کی طرف نظر کرنے سے اندرونی آسائش کا لطف دوبالا ہو جاتا تھا۔ترکی انہی دنوں NATO میں بطور رکن شامل ہوا تھا۔اور وزیر خارجہ NATO کے اجلاس میں شرکت کے لئے لزبن تشریف لے گئے تھے۔وزیراعظم عدنان مندریس (غفراللہ لہٗ) نے پہلی ملاقات ہی میں بڑی شفقت سے فرمایا کہ وزیر خارجہ کے انقرہ میں موجود نہ ہونے کو میں حسن اتفاق سمجھتا ہوں کیونکہ ایک تو وہ انگریزی نہیں جانتے تمہیں ترجمان کے واسطے سے گفتگو کرنا ہوتی۔دوسرے ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے تمہیں سب گفتگو میرے ساتھ کرنا ہوگی جسے میں اپنے لئے خوشی اور فخر کا موجب سمجھتا ہوں میں انگریزی میں اچھی طرح بات کر لیتا ہوں اس لئے کسی ترجمان کی ضرورت نہیں ہو گی۔تم جب چاہو اور جتنے وقت کے لئے چاہو پوری آزادی سے میرے ساتھ بات چیت کرو۔چنانچہ میرے انقرہ کے قیام کے دوران میں پانچ دفعہ ہماری ملاقات ہوئی اور ہر دفعہ وزیراعظم صاحب نہایت دوستانہ رنگ میں پورے انشراح صدر سے بات چیت کرتے رہے۔میں نے وزرائے عظام کی سالانہ ملاقات کی تجویز کا ذکر کیا تو انہوں نے پسندیدگی کا اظہار کیا۔دو موضوع ایسے تھے جن پر میں نے کسی قدر تفصیل سے وزیراعظم کی خدمت میں گذارش کی۔ایک تو یہ کہ ترکی کا یورپ کی طرف ہی متوجہ رہنا اس کے لئے باعث قوت نہیں۔انہیں ایشیا کی طرف اور خصوصاً شرق اوسط اور قریب کے اسلامی ممالک کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے اور ان کے ساتھ رابطہ بڑھانا اور مضبوط کرنا چاہئے۔دوسرے عرب ممالک اور ترکی کے درمیان اگر کوئی غلط فہمی ہو تو اسے دور کر کے مخلصانہ اور دوستانہ روابط قائم ہونے چاہئیں۔وزیراعظم صاحب نے ان دونوں مقاصد کے ساتھ اتفاق کا اظہار کیا۔یہ اظہار محض رسمی یا ٹالنے کی خاطر نہیں تھا۔ہمسایہ عرب ممالک کے ساتھ باہم تعلقات کے متعلق تو تفصیلی گفتگو فرمائی۔دونوں طرف کے نقطہ نگاہ پر اظہار رائے کیا۔غلط فہمی کے اسباب پر تبصرہ فرمایا۔ بعض ضمنی مشکلات کا ذکر بھی کیا۔آخر فرمایا۔میری حکومت کو عرب ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو فروغ دینے کی طرف خاص توجہ ہے۔ہمیں اس بارے میں کسی قدر کامیابی بھی ہوئی ہے ہم اسی سعی کو جاری رکھیں گے اور میں امید کرتا ہوں کہ بتدریج ہمارے تعلقات زیادہ مضبوط ہوتے چلے جائیں گے''۔

(تحدیث نعمت طبع دوم 593 تا 595۔اشاعت دسمبر 1981ء مطبع پاکستان پرنٹنگ پریس لاہور۔ناشر اعجاز احمد صاحب و بشیر احمد صاحب)

دعاؤں سے انقلاب

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں ''جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے..... تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جلشانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں''

(برکات الدعا ص 10)

حضرت مصلح موعود نے ایک بار بتایا:۔

''جب سعودی، عراقی، شامی اور لبنانی، ترک، مصری اور یمنی سو رہے ہوتے ہیں میں ان کے لئے دعا کر رہا ہوتا ہوں''۔

(''رپورٹ مجلس مشاورت'' 1955ء ص 9)

اگر کوئی انسان روحانی آنکھ سے تاریخ پاکستان کے ابتدائی ہنگامہ پرور دور پر نگاہ ڈالے تو وہ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ رب کریم جلشانہ کے فضل وکرم سے

باقی صفحہ 6 پر

وزیراعظم پاکستان چوہدری محمد علی کی تحریر

To strive for the freedom, strength, prosperity, and unity of the Muslim world has been a constant objective of Pakistan's foreign policy. Among the first acts of the Pakistan government was to send a mission of goodwill to the countries of the Middle East. Pakistan treated the Arab cause in Palestine as its own; and there was no more eloquent exponent of this cause in the United Nations than Pakistan's Foreign Minister, Zafrullah Khan. Pakistan has consistently refused to recognize Israel. Full support was given to independence for Indonesia, Malaya, Sudan, Libya, Tunisia, Morocco, Nigeria, and Algeria. On the West Irian issue, Pakistan stood by Indonesia. Treaties of friendship have been signed with a number of Muslim countries and cultural exchanges have been arranged. Motamar al-Alam al-Islami, or the World Muslim Congress, was organized. In 1949 the International Islamic Economic Conference representing eighteen Muslim countries was held in Karachi. It unanimously agreed to form the International Federation of Islamic Chambers of Commerce and Industry, but unfortunately the resolution has not been implemented.

(The Emergence of Pakistan
مطبوعہ کولمبیا یونیورسٹی پریس نیویارک۔لندن 1967ء)

ہم جہاں بھی ہوں ہمارا دل پاکستان کے لئے دھڑکتا ہے اور ہم وطن کی خدمت کرتے رہیں گے

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی گرانقدر ملی خدمات

بحیثیت ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن اور اقتصادی امور کے مشیر آپ کو غیر معمولی خدمات کی توفیق ملی

محمد محمود طاہر صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایک ممتاز ماہر اقتصادیات تھے۔ آپ عالمی مالیاتی اداروں میں نہ صرف قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے بلکہ ان اداروں کے اعلیٰ عہدوں پر بھی فائز رہے۔ چنانچہ آپ ورلڈ بنک کے ڈائریکٹر اور آئی ایم ایف کے سٹاف میں بطور ایگزیکٹو سیکرٹری کے خدمات بجالاتے رہے۔

وطن عزیز پاکستان کے لئے آپ نے گراں قدر ملی خدمات سرانجام دیں اور پاکستان میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ کر پاکستان کی تعمیر وترقی کے لئے غیر معمولی اہمیت کے منصوبے بنانے میں آپ کا کردار مثالی اور تاریخی تھا۔ ان منصوبوں کے ثمرات سے آج وطن عزیز کے عوام مستفیض ہو رہے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجوایشن کرنے کے بعد 1933ء میں اعلیٰ تعلیم کیلئے برطانیہ تشریف لے گئے۔ آپ نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور آئی سی ایس کا امتحان پاس کیا۔ وطن واپس آکر آپ نے تقسیم برصغیر سے قبل انڈین سول سروس کا آغاز کر دیا۔ اور آپ کی تعیناتی بطور افسر مال مختلف مقامات پر رہی۔ اور پھر آپ ڈپٹی کمشنر کے طور پر بعض اضلاع میں متعین رہے۔

مغربی پاکستان میں خدمات

مغربی پاکستان میں آپ سیکرٹری فنانس اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری تعینات رہے۔ آپ کے دستخطوں سے پاکستان کے کرنسی نوٹ بھی جاری ہوئے۔ سیکرٹری فنانس کے طور پر آپ نے غیر معمولی طور پر ملک کی معاشی بہتری کے لئے کام کیا۔

ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن

آپ اپنے آپ کو ایک ماہر اقتصادیات کے طور پر منوا چکے تھے۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی جوہر شناس نظر نے آپ کا انتخاب کیا اور پاکستان کی معاشی ترقی کے لئے آپ کو ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن مقرر کیا۔ اس کمیشن کے صدر خود ایوب خان تھے اس لئے اس کمیشن کے جملہ امور عملی طور پر حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ہی کے پاس تھے۔ آپ کی نگرانی میں اس کمیشن نے پاکستان کی تعمیر وترقی کے لئے غیر معمولی اہمیت کے حامل ترقیاتی منصوبے شروع کئے۔ آپ نے اس کمیشن میں خدمت کے دوران پاکستان کی تعمیر کیلئے جامع پنج سالہ ترقیاتی منصوبہ شروع کیا۔ جس کے ذریعہ تربیلا ڈیم، منگلا ڈیم اور ان سے نکلنے والی نہروں کے عظیم منصوبے شروع ہوئے جو آج پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

صدر پاکستان کے اقتصادی امور کے مشیر

آپ کی ملی خدمات کا سلسلہ صدر جنرل یحییٰ خان کے دور میں بھی جاری رہا۔ صدر یحییٰ نے آپ کو اقتصادی امور کے لئے اپنا مشیر مقرر کیا۔ یہ عہدہ وفاقی وزیر کے برابر تھا۔ 1971ء کے دوران پاکستان کی سیاسی اور اقتصادی صورتحال انتہائی دگرگوں اور مشکلات کا شکار تھی۔ ان حالات میں آپ نے 1971-72ء کا کامیاب وفاقی بجٹ پیش کیا جو ایک متوازن اور پاکستانی معیشت کو سہارا دینے والا بجٹ تھا۔ یہ آپ کا ایک ایسا کارنامہ تھا جس کو اس وقت کے سیاستدانوں اور دانشوروں نے شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ اس بجٹ کی نمایاں خوبی عوام کے بوجھ کو کم کرنا اور خود انحصاری کی منزل کی نشاندہی اور عزم تھا۔

وفاقی بجٹ کو خراج تحسین

اس دور کے معروف اور مؤقر انگریزی روزنامے پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت میں صفحہ اول پر بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ:۔

''اتوار کو عوام کا موڈ اس سے مختلف تھا جو عموماً بجٹ کے بعد ہوا کرتا تھا۔

قیمتوں کے چڑھ جانے کے امکانی خوف اور خفگی کی بجائے عوام راحت سی محسوس کر رہے ہیں۔

وہ اس بے رحم تلوار سے محفوظ ہو گئے ہیں جو عمومی معاشی بدحالی اور مشرقی پاکستان کے بحران کے پیش نظر ناگزیر معلوم ہوتی تھی۔ بجٹ کے دو نمایاں پہلو ہیں۔ ٹیکسوں کے عائد کرنے میں معقولیت اور خود پر انحصار کرنے کی اشد ضرورت''۔

(پاکستان ٹائمز 25 جون 1971ء)

برصغیر کے معروف صحافی میاں محمد شفیع المعروف م۔ش اپنی ڈائری مطبوعہ روزنامہ نوائے وقت میں جناب ایم ایم احمد کی بجٹ تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''صدر کے اقتصادی مشیر جناب ایم۔ایم۔احمد نے راولپنڈی میں اپنی بجٹ تقریر کا آغاز ''بسم اللہ (۔)'' پڑھ کر کیا۔ اخبارات اس کا ذکر گول کر گئے..... میرے خیال میں جناب ایم۔ایم۔احمد پہلے فنانشل ایکسپرٹ ہیں جنہوں نے اپنی بجٹ تقریر میں پاکستان کے ایک نظریاتی مملکت ہونے کا واشگاف الفاظ میں اعلان کیا۔

اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ پاکستان کے قیام میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کو دخل حاصل تھا۔

انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کے ساتھ اس جذبہ کو از سر نو فروغ دیں جو قیام پاکستان کا باعث ہوا تھا.....

جناب ایم۔ایم۔احمد نے ایک غیرت مند محب الوطن پاکستانی کی حیثیت سے اس چیلنج کو بھی قبول کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے جو بیرونی ملکوں کی طرف سے مشروط مالی امداد کی شکل میں پاکستان کے سر پر تلوار کی طرح لٹک رہا ہے.....

ایم۔ایم۔احمد کا یہ اعلان پاکستان کے دشمنوں کے ناپاک منصوبوں پر بم بن کر گرے گا''۔

(نوائے وقت 29 جون 1971ء)

☆ بجٹ تقریر پر مبارک باد دیتے ہوئے روزنامہ نوائے وقت کے صفحہ اول کی ایک خبر ملاحظہ ہو:۔

''راولپنڈی۔26 جون۔آج جب ایم ایم احمد نے اپنی بجٹ تقریر ختم کی تو تقریب میں موجود متعدد سرکردہ صنعتکاروں اور بنکاروں نے ایک اچھا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کی۔

یہ تقریب حسب سابق نہایت سادہ تھی''۔

(نوائے وقت 27 جون 1971ء)

☆ سابق اقتصادی مشیر ڈاکٹر انور اقبال قریشی نے بجٹ تقریر کے بارہ میں کہا:۔

''یہ بجٹ زبردست تعمیری غور وفکر کا نتیجہ ہے۔

یہ رسمی قسم کا بجٹ نہیں..... انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ سب حالات کو پیش نظر رکھا جائے تو مسٹر ایم ایم احمد نے عمدہ کام کیا ہے۔

بجٹ کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ مختلف پالیسیوں کو صحیح طور پر بروئے کار لایا جائے''۔

(ڈیلی ''ڈان'' 28 جون 1971ء)

ڈائریکٹر ورلڈ بنک

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بھٹو دور میں ورلڈ بنک سے منسلک ہو گئے۔ یہ پاکستان کے لئے بھی بہت بڑا اعزاز تھا کہ ایک پاکستانی ماہر اقتصادیات کو ورلڈ بنک کا ڈائریکٹر اور آئی ایم ایف کے سٹاف میں بطور ایگزیکٹو سیکرٹری تعینات کیا گیا۔ اس دوران بھی آپ کو کئی لحاظ سے وطن عزیز کی خدمت کی توفیق ملی۔ اور آپ پاکستان کی معاشی بہتری کے لئے مفید مشوروں سے نوازتے رہے اور عملی کوششیں بھی کرتے رہے۔

براؤن ترمیم کے لئے گرانقدر مساعی

عالمی مالیاتی اداروں سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی

پاکستان کے لئے کئی مواقع پر آپ کو اہم خدمات کرنے کی توفیق ملی۔ پاکستان کے خلاف اقتصادی پابندیاں پریسلر ترمیم کے ذریعہ عائد تھیں۔ پھر امریکن سینیٹر براؤن نے پریسلر ترمیم کے خاتمے کے لئے ترمیم پیش کی جو براؤن ترمیم کے نام سے موسوم ہے۔ اس سلسلہ میں وطن عزیز نے آپ کو بھی کوشش کرنے کیلئے کہا چنانچہ آپ نے اس بارہ میں کامیاب کوشش کی جس پر صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان کی طرف سے پاکستان کی امریکہ میں سفیر نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ ہفت روزہ حرمت کے ایڈیٹر زاہد ملک نے امریکہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سے ایک انٹرویو لیا۔ جو حرمت 27 دسمبر 1996ء میں شائع ہوا۔ براؤن ترمیم کے حوالے سے آپ نے انٹرویو میں کہا:۔

''ہماری تعلیم، ہماری رگوں میں اور ہمارے خون میں سرایت کر چکی ہے وہ یہ ہے کہ ملک کے ساتھ ہر صورت میں وفاداری کو نبھانا ہے..... حال ہی میں پریسلر ترمیم کے خلاف جو براؤن ترمیم کے لئے کوشش ہوئی تھی تو اس وقت مجھے بھی ایمبیسی نے کہا کہ میں بھی اس سلسلے میں کوشش کروں۔ تو میں نے اس وقت بڑی بھرپور کوشش کی تھی یہاں تک کہ یہاں پاکستانی کمیونٹی اور تمام متعلقہ حلقوں میں خاصی دھاک بیٹھی اور حیرت سے لوگوں نے کہا کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ یہ ملک کے خلاف ہیں لیکن انہوں نے تو ملک کے لئے بڑا کام کیا ہے اور جان کی بازی لگا کے جدوجہد کی ہے''۔

(ہفت روزہ ''حرمت'' 27 دسمبر 96ء ص 11)

ہمارا دل پاکستان کے لئے دھڑکتا ہے

اپنے وطن پاکستان جس کی خدمت آپ نے نصف صدی سے زائد عرصہ کی۔ اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ کر بھی اور پھر بیرون ملک رہ کر بھی خاموش اور اعلانیہ خدمت کی توفیق پائی۔ جناب زاہد ملک کو انٹرویو دیتے ہوئے آپ نے جماعت احمدیہ اور اپنے جذبات اور وفا کا اظہار اپنے پاکستان کے لئے ان شاندار الفاظ میں کیا جو کہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''بہر حال ہم جہاں بھی ہوں ہمارا دل پاکستان کے لئے دھڑکتا ہے۔ ہم جہاں بھی ہوں اپنے وطن کی خدمت کرتے رہیں گے۔ غلط فہمیاں بالآخر دور ہو جائیں گی''۔

(ہفت روزہ حرمت اسلام آباد 27 دسمبر 1996ء تا 2 جنوری 1997ء ص 44)

یہ حقیقت ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے ساری عمر ملک و قوم کی خدمت میں صرف کر دی اور اپنی خداداد صلاحیتوں اور قابلیتوں کے ذریعہ نہ صرف ملک کے اندر رہ کر پاکستان کے لئے گراں قدر خدمات کی توفیق پائی بلکہ بیرون ملک رہ کر بھی اپنے وطن کا نام روشن کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان خدمات کو قبول فرمائے اور آپ کے فیض کو جاری رکھے۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

بقیہ صفحہ 1

نے آزادی ایڈیشن میں لکھا:۔

''مجھے خوب یاد ہے کہ سردار ہرنام سنگھ سکھوں کا کیس کمیشن کے سامنے پیش کر رہے تھے تو وہ جائیدادوں باروں اور بلڈنگوں کو ہی گناتے رہے لیکن جب سر ظفر اللہ کی باری آئی تو انہوں نے ایک فقرے میں بات ختم کر دی کہ میرا قابل دوست سروں کے بدلہ میں اینٹوں کی گنتی کرتا رہا ہے۔

"Counting Bricks Against Heads"

اور یہاں آج سروں سے فیصلے ہونگے ان کی بات درست تھی۔ قوم پتھروں کے ساتھ ہی ٹکرا رہی تھی۔ سکھ لیڈر قوم کی کشتی میں اتنے پتھر ڈال چکے تھے کہ اس کا ہندو پک سمندر سے تیرآنا مشکل سی بات تھی۔''

2۔ اخبار ''ہندو'' جالندھر نے اپنی 27 ستمبر 1952ء کی اشاعت میں لکھا:۔

''اب 15۔ اگست 1947ء کے بعد کی سنئے ''سر محمد ظفر اللہ خاں اور جماعت احمدیہ کے سرکاری دھیکاری اس بات پر بضد تھے اور ہر ممکن کوشش کر رہے تھے کہ ضلع گورداسپور بھی پاکستان میں آئے۔ وہ تو قادیان کو پاکستان میں لانا چاہتے تھے نہیں تو اپنا سنٹر قادیان چھوڑنا پڑتا تھا چنانچہ اعلان آزادی سے تین دن پہلے عارضی طور پر ضلع گورداسپور بھی پاکستان میں آچکا تھا۔ ان تین دنوں میں قادیان کو خوب سجایا گیا اور خوشیاں منائی گئیں۔''

بقیہ صفحہ 4

چوہدری صاحب کو قائداعظم مرحوم کی توقعات پر پورا اترنے اور اپنی سب نازک اور اہم ذمہ داریوں کو کمال خوبی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کی جو فقید المثال سعادت بخشی گئی ان میں سیدنا حضرت مصلح موعود کی ان نیم شبی تضرعانہ دعاؤں کا یقیناً بھاری عمل دخل تھا جس نے سراسر مخالف اور تاریک ماحول کے باوجود مسلم ممالک میں امید اور ترقی اور رفعت و اخوت کے نئے چراغ روشن کئے اور پاکستان کی نئی مملکت کی بدولت مسلم دنیا میں زندگی کی نئی روح، نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا ہو گیا۔

اس حقیقت پر حضرت اقدس کی 1883ء کی رویاء بھی شاہد ناطق ہے جس میں حضور کے ''ایک نائب محافظ دفتر'' کی واضح پیشگوئی موجود ہے۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

حضرت مصلح موعود کا ملی اتحاد سے متعلق انقلاب آفرین تخیل

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے ایک پرشوکت خطاب میں روس، امریکہ، برطانیہ اور فرانس جیسے ممالک کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

''ہم ان ممالک کے دشمن نہیں۔ ہماری دعا ہے کہ یہ ملک ترقی کریں لیکن کریں (دین) اور مسلمانوں کی مدد سے۔ آج تو دمشق اور مصر روس کے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہا ہے کہ کسی طرح اس سے کچھ مدد مل جائے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دمشق اور مصر کے مسلمانوں کو پکا مسلمان بنائے اور پھر دنیوی طاقت بھی اتنی دے کہ دمشق اور مصر روس سے مدد نہ مانگے بلکہ روس، دمشق اور مصر کو تاریں دے کہ ہمیں سامان جنگ بھیجو۔ اسی طرح امریکہ ان سے یہ نہ کہے کہ ہم تمہیں مدد دیں گے۔ بلکہ امریکہ، شام، مصر، عراق، ایران، پاکستان اور دوسری اسلامی سلطنتوں سے کہے کہ ہمیں اتنے ڈالر بھیجو ہمیں ضرورت ہے ورنہ ہم تو خالص دین کے بندے ہیں اور دنیا سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہے''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1957ء صفحہ 17-18)

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نور نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری محنت خدا کرے

(کلام محمود)

ڈیلرز:- فاسفورک ایسڈ- سلفیورک ایسڈ- ہائیڈروکلورک ایسڈ بازار سے بارعایت خریدیں- مینوفیکچررز- نائیٹرک ایسڈ
وڑائچ کیمیکلز
کچا شیخوپورہ روڈ- گوجرانوالہ
فون آفس 0431-220021
پروپرائٹرز:- چوہدری اعجاز احمد وڑائچ- چوہدری ندیم احمد وڑائچ

All Kinds of Leather Goods
Specialist in Gloves
OF All Kinds
MANUFACTURERS & EXPORTERS
Billoo
TRADING CORPORATION
P.O Box 877 Sialkot 51310Pakistan
Management and Production obsessed by Quality
Tel: Off (0432) 593756, Fac:(0432)267115
Res: (0432) 591744, FAx:(0432) 592086,
Cable: BILLOO SIALKOT
E.mail:- billoo @ gjr. Paknet.com.pk.
Web site: www.billoo.con.com.

طالب دعا: عبدالشکور اطہر
مینوفیکچرز:- وائٹ بورڈ، کرافٹ لائنز فائل کارڈ
اینڈ فینسی کارڈ
زمیندارہ
پیپر اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ
واقع 10 کلومیٹر شیخوپورہ فیصل آباد روڈ - آفس 70 فاروق سنٹر میکلوڈ روڈ لاہور

جو شب ستم تھی دھواں دھواں وہ لہو سے ہم نے نکھار دی

فرقان بٹالین نے محاذ کشمیر پر شاندار قربانیاں پیش کیں

آزادی کشمیر کی جدوجہد میں احمدی ہیروز کے تاریخ ساز کارنامے

حضرت چوہدری سر محمدظفراللہ خان سابق وزیرخارجہ نے کشمیر کے حق میں سلامتی کونسل سے قراردادیں پاس کروائیں - جنرل اختر ملک نے محاذ جنگ پر تاریخی فتوحات حاصل کیں

پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

1947ء میں قیام پاکستان کے بعد اس نوزائیدہ مملکت کو کئی گھمبیر مسائل کا سامنا تھا۔ ان مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ کشمیر کی آزادی کا تھا۔ تقسیم کے اصول کے مطابق بھاری مسلم اکثریت کی رائے کے نتیجے میں خطہ کشمیر لازمی طور پر پاکستان میں شامل ہو جاتا لیکن انگریز اور ہندو کی پاکستان مخالف سیاست اور ظالمانہ ملی بھگت نے جموں وکشمیر میں بھی فساد کی آگ بھڑکا دی۔ گو وادی کشمیر کو جانے والے سب زمینی راستے پاکستان کے علاقے سے گزرتے تھے لیکن جب پنجاب کی تقسیم کیلئے ریڈکلف باؤنڈری کمشن قائم ہوا تو برصغیر کے آخری گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے بھارت نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے کمشن کے سربراہ ریڈکلف کو ساتھ ملا کر مشرقی پنجاب کے مسلم اکثریت کے کچھ علاقے بھارت میں شامل کرا دیئے۔ اس طرح پٹھانکوٹ کے بھارت میں چلے جانے سے کشمیر کے ساتھ ہندوستان کا زمینی رابطہ ہو گیا اور اس نے کشمیر کو ہڑپ کرنے کے اقدامات شروع کر دیئے۔ جس کی وجہ سے بھارت اور پاکستان میں حالات کشیدہ سے کشیدہ تر ہو گئے۔ ایسے مشکل دور میں حضرت مصلح موعود صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے وطن عزیز پاکستان کی طرف سے جہاد کشمیر میں حصہ لینے کیلئے جون 1948ء میں فرقان بٹالین قائم فرمائی۔ اس بٹالین کے متعلق مزید وضاحت اور اس کی کامیابی کی تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے الفاظ میں سننے کا لطف اور اثر ہی اور ہے۔ آپ حضرت مصلح موعود کے اس عظیم کارنامے کا ذکر فرماتے ہیں:۔

''آپ کی آواز پر جماعت احمدیہ کے جوان بھی اور بوڑھے بھی، تجربہ کار بھی اور ناتجربہ کار بھی اس جہاد میں شامل ہوئے۔ ان کو ہتھیار مہیا کئے گئے اور پیسوں سے مدد کی گئی اور آرگنائزیشن یعنی نظام قائم کر کے دی گیا۔ اب یہ تاریخی حقائق ہیں جن کو مخالفین احمدیت جس طرح بھی چاہیں اور جتنی بھی کوشش کریں نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اس تاریخ کو مٹا نہیں سکتے۔ اور جس وقت پاکستان کی طرف سے آزادی کشمیر کی باقاعدہ کوششیں ہو رہی تھیں یا اپنے طور پر آزاد فورس کی طرف سے جو کوششیں ہو رہی تھیں تو اس وقت ان پر جماعت اسلامی کی طرف سے شدید فتوے لگ رہے تھے اور یہ اعلان کیا جا رہا تھا کہ یہ جہاد نہیں ہے، تم اس کا جو مرضی نام رکھ لو اس کو جہاد نہیں کہہ سکتے یعنی ایک مظلوم ملک جہاں مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال ہو جن کی حفاظت کیلئے اردگرد کے تمام مسلمان ممالک بھی حرکت میں آ گئے ہوں اور جہاں تک بس میں تھا وہ ان کی حفاظت میں کوشاں ہوں وہاں ان کے متعلق جماعت اسلامی کا یہ فتویٰ شائع ہو رہا تھا کہ ہرگز اس کے قریب نہ پھٹکو، یہ جہاد نہیں ہے اس وقت جماعت احمدیہ نے فرقان فورس قائم کی۔ یہ جماعت احمدیہ ہی تھی جس نے ایک پوری بٹالین دی ہے اپنے خرچ پر دشمن سے لڑنے کیلئے۔ بعد میں اس بٹالین کو حکومت نے باقاعدہ تسلیم کر کے اپنایا اور پھر جب باقاعدہ جنگ شروع ہوئی تو اس بٹالین نے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ اس بٹالین میں اس وقت ایسے ایسے نوجوان بھی شامل تھے جو اپنی ماؤں کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اور تاریخی طور پر ایسے واقعات محفوظ ہیں کہ جب مصلح موعود نے آزادی کشمیر کے لئے مسلح جدوجہد کی تحریک فرمائی تو بعض دیہات میں توجہ پیدا نہ ہوئی۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ ایک عام سی تحریک ہے اس میں حصہ لینے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ کوئی مذہبی تحریک ہو یا جماعت کی خدمت کا سوال ہو تو ہم حاضر ہیں لیکن جہاں تک کشمیر کی تحریک کا تعلق ہے تو دوسرے سارے مسلمان موجود ہیں وہ جدوجہد کرتے رہیں گے۔ لیکن حضرت مصلح موعود کو اس طرف بڑی توجہ تھی جب گاؤں میں سے کسی نے نام پیش نہ کیا تو جو آدمی پیغام لیکر گیا تھا اس نے کہا تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ حضرت مصلح موعود کو اس کی کتنی فکر ہے، میں حضور کا پیغام لے کر آیا ہوں کہ اٹھو اور عالم اسلام کی خاطر قربانیاں پیش کرو۔ اس وقت وہ جو پیغام لے کر گئے تھے کہتے ہیں کہ ایک خاتون کھڑی ہوئیں اور کہا میں تو حیران ہو گئی ہوں، میں تو غیرت سے کٹی جا رہی ہوں کہ خلیفہ وقت کا پیغام ہو اور تم لوگ خاموش بیٹھے ہو۔ میرا ایک بیٹا ہے اور میں اسے پیش کرتی ہوں اور اس دعا کے ساتھ پیش کرتی ہوں کہ خدا اس کو شہید کر دے اور مجھے پھر اس کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہو۔ یہ غیرتیں دکھائی تھیں احمدی ماؤں نے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے اس کا اپنی تقریر میں ذکر کیا اور فرمایا کہ ''دیکھو جب میرے کان میں وہ آواز پہنچی تو خدا کی قسم میرے دل سے یہ آواز اٹھی کہ اے خدا! اگر اس کے بیٹے کی شہادت تو نے مقدر کر دی ہے تو میں التجا کرتا ہوں کہ میرے بیٹے لے لے اور اس ماں کا بیٹا اسے واپس کر دے''۔ یہ وہ جذبے تھے جماعت احمدیہ کے افراد کے جن کے ساتھ آزادی کشمیر کا جہاد کیا گیا ہے..... **حضرت مصلح موعود نے جہاد کا صرف اعلان کرنے پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ عملاً اپنے بیٹے محاذ کشمیر پر بھیج دیئے اور انہوں نے محاذ جنگ پر انتہائی تکلیفیں اٹھائیں''۔**

('زھق الباطل' ص 197,198)

رسالہ ''قائداعظم'' کی گواہی

صدر جماعت المشائخ سیالکوٹ کلیم احمد دین نے اپنے رسالہ ''قائداعظم'' بابت ماہ جنوری 1949ء میں لکھا:۔

''اس وقت تمام (۔) جماعتوں میں سے احمدیوں کی قادیانی جماعت نمبر اول پر جا رہی ہے۔ وہ قدیم سے منظم ہے۔ نماز، روزہ وغیرہ امور کی پابند ہے۔ یہاں کے علاوہ ممالک غیر میں بھی اس کے مربی احمدیت کو پھیلانے میں کامیاب ہیں۔ قیام پاکستان کے لئے مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کے لئے اس کا ہاتھ بہت کام کرتا تھا۔ جہاد کشمیر میں مجاہدین آزاد کشمیر کے دوش بدوش جس قدر احمدی جماعت نے خلوص اور درد دل سے حصہ لیا ہے اور قربانیاں کی ہیں ہمارے خیال میں (۔) کسی دوسری جماعت نے بھی ابھی تک ایسی جرأت اور پیشقدمی نہیں کی۔ ہم ان تمام امور میں احمدی بزرگوں کے مداح اور مشکور ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ملک وملت اور مذہب کی خدمت کرنے کی مزید توفیق بخشے''

(بحوالہ زھق الباطل ص 199)

پاکستانی کمانڈر انچیف کا خراج تحسین

جون 1948ء سے جون 1950ء تک حکومت پاکستان کی منظوری اور نگرانی میں ''فرقان بٹالین'' کشمیر کے میدان کارزار میں کارہائے نمایاں انجام دیتی رہی آخر جون 1950ء میں اقوام متحدہ کی قراردادوں اور ہدایات کے مطابق جو فیصلہ کیا گیا کہ تمام رضا کار تنظیموں کو محاذ سے واپس بلا لیا جائے۔ چنانچہ الفرقان بٹالین کو سبکدوش کر دیا گیا۔ اس موقع پر پاکستانی فوج کے اس وقت کے کمانڈر انچیف جنرل گریسی کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں فرقان بٹالین کے رضا کاروں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ کمانڈر انچیف کے پیغام کا انگریزی متن 'تاریخ احمدیت' جلد ششم میں محفوظ ہے۔ اس کا مکمل ترجمہ ملاحظہ فرمایئے:۔

پیغام از جنرل سر ڈگلس گریسی بنام فرقان بٹالین

جون 1948ء میں جنگ آزادی کشمیر کے لئے

آپ کی طرف سے ایک رضا کار فورس مہیا کرنے کی پیشکش شکریہ کے ساتھ قبول کی گئی اور اس طرح فرقان بٹالین کا قیام عمل میں آیا۔

1948ء کے موسم گرما میں کچھ عرصہ تربیت حاصل کرنے کے بعد آپ لوگ جلد ہی میدان کارزار میں اپنی جگہ سنبھالنے کیلئے تیار تھے۔ ستمبر 1948ء میں آپ کو کمانڈر MALF کی نگرانی میں دیا گیا۔

آپ کی بٹالین خالصتاً والنٹیرز (رضا کاروں) پر مشتمل تھی جن کا تعلق ہر شعبہ زندگی سے تھا۔ نوجوان کسان، طلبہ، اساتذہ، کاروباری لوگ۔ وہ سب پاکستان کی خدمت کے جذبہ سے سرشار تھے۔ آپ نے کوئی معاوضہ حاصل نہیں کیا اور نہ ہی اس بے لوث جانی قربانی کے لئے کسی شہرت کی تمنا کی جس کے لئے آپ سب نے اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر پیش کیا تھا۔ آپ کا مقصد واقعی عظیم تھا۔

ہم سب آپ کے تربیت حاصل کرنے کے گہرے اشتیاق اور جوش وجذبہ سے بہت متاثر ہوئے۔ ایک نئی یونٹ کو جن بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے آپ نے اور آپ کے افسران نے جلد ہی ان پر قابو پالیا۔ کشمیر میں آپ کو ایک اہم علاقہ سونپا گیا تھا اور آپ پر جو اعتماد کیا گیا تھا جلد ہی آپ نے اسے سچ کر دکھایا۔ اور آپ نے دشمن کے شدید زمینی اور ہوائی حملوں کے مقابل پر اپنی ذمہ داری کو عمدگی سے نبھایا اور زمین کا ایک انچ بھی اپنے قبضہ سے نہ جانے دیا۔

آپ کا انفرادی اور اجتماعی رویہ اور اخلاق اور آپ کا نظم وضبط عظیم الشان رہا ہے۔ چونکہ آپ کا مشن مکمل ہو چکا ہے اور آپ کی بٹالین تخفیف میں لائی جارہی ہے۔ میں اس خدمت کے لئے جو آپ نے اپنے ملک کیلئے انجام دی ہے آپ میں سے ہر ایک کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا حافظ!

جنرل کمانڈر انچیف پاکستان آرمی

17 جون 1950ء

معرکہ کشمیر کے دو مرد میدان

مملکت خداداد پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد تاریخ کشمیر کے دو ایسے درخشاں باب رقم ہوئے جن کو درحقیقت فیصلہ کن کہا جاسکتا ہے۔ یہ دو باب ہندوستان اور پاکستان کے درمیان معرکہ کشمیر کے سلسلہ میں دو عظیم احمدی سپوتوں نے اس طور پر رقم کئے کہ بھارت کو پہلے معرکہ میں یعنی سیاسی، قانونی اور بین الاقوامی فورم پر مکمل طور پر مستقل شکست ہوئی اور دوسرے معرکہ یعنی میدان جنگ میں بھارتی مقبوضہ کشمیر کے دو بڑے فوجی گڑھ سرنگوں ہو گئے۔ آیئے ہر دو معرکوں کی کچھ تفصیل دیکھتے ہیں۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

پہلے معرکہ کشمیر کے بطل جلیل

جنوری 1948ء میں بھارت کشمیر کا قضیہ خود اقوام متحدہ میں لے گیا اور اس ورلڈ فورم پر یہ مؤقف اختیار کیا کہ پاکستان قبائلیوں اور حریت پسندوں کی مدد کر رہا ہے۔ لہٰذا پاکستان کو جارح قرار دیا جائے۔ بھارتی مؤقف اور وفد کے بالمقابل پاکستان حکومت کے نمائندہ اور وفد کے قائد پاکستان کے نامور اور قابل وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تھے۔ اب اس معرکہ سے متعلق ابتدائی دلچسپ واقعات اور چوہدری صاحب کی زبردست محنت، فراست اور ورلڈ فورم پر کامیابی سے متعلق کچھ حقائق پڑھتے ہیں جنہیں معروف صحافی اور ''ڈان'' کے ایڈیٹر جناب فضل احمد صاحب نے اپنی تاریخی کتاب ''خونابہ کشمیر'' میں محفوظ کیا ہے ملاحظہ فرمائیں:۔

وفد پاکستان کی روانگی

''گیارہ جنوری 1948ء کو مندوبین پاکستان نے 'پان امریکن' طیارہ میں صبح 10 بج کر 30 منٹ پر کراچی سے بہ عزم نیویارک پرواز کی۔ مندوبین کے صدر سر محمد ظفر اللہ، وزیر خارجہ حکومت پاکستان تھے..... 12 جنوری کو پاکستانی وفد بخیریت لندن پہنچا اور موسم اور انجن دونوں کی خرابی کے باعث اس شب آگے نہ جاسکا۔ بارہ گھنٹہ کی اڑان کی تکان اور اگلے چودہ گھنٹہ مجبوراً لندن میں قیام کے تصور کے باوجود چوہدری محمد ظفر اللہ کافی ہشاش بشاش نظر آتے تھے۔ جونہی آپ کو علم ہوا کہ مواقع کے باعث سفر مسلسل نہ ہو سکے گا اور لندن میں ٹھہرنا ہوگا۔ آپ نے ممبران وفد سے کہا کہ ''ہمیں فی الفور اپنا کام کرنا چاہئے''۔ سب باوجود تکان کے مسکرائے اور کاغذات ومسودات کی تکمیل ہونے لگی''۔

(خونابہ کشمیر ص 163)

لندن کے صحافیوں کے ساتھ گفتگو

''چوہدری محمد ظفر اللہ نے ایک منجھے ہوئے سیاستدان کی طرح صحافیوں سے کشمیر کے بارے میں اپنا مافی الضمیر بیان کیا اور پس منظر پیش کرتے ہوئے مشرقی پنجاب کے دلدوز واقعات بتائے۔ بھرتپور، نابھہ، کپورتھلہ، فرید کوٹ، پٹیالہ، گوالیار، الور اور ریاستہائے راجپوتانہ میں مسلمانوں کے قتل عام، بربادی اور آبروریزی کی المناک داستان جستہ جستہ بیان کی اور کشمیری ڈوگروں کی بربریت کا ہولناک المیہ سنایا، جوناگڑھ کے غصب اور ہند کے پاکستان کے خلاف ''کھلے جارحانہ اقدام'' کی یاد دلائی''۔

(خونابہ کشمیر ص 164)

LIBRA
Institute of Information Technologies Hardware Software Consultancy, Management & Training
11- WARRIACH PLAZA, F-10 MARKAZ, ISLAMABAD.
TEL: 0092-51-2292396,
FAX: 0092-51-2292396
Email: Libra@isb.comsets.net.pk

کشمیر برکس سپلائرز
بورے والا روڈ وہاڑی
پروپرائٹر: محمد ریاض بٹ
فون آفس: 0693-64004

ظفر فرنیچر مارٹ (رجسٹرڈ)
فضل الٰہی روڈ
پروپرائٹر: منظور احمد کھوکھر
شوروم 511983
رہائش 511244
کاریاں

کوالٹی بانس سٹور
ایوب چوک جھنگ صدر
فون دوکان P.P-620988-047

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو (منجانب خواجہ منیر احمد)
ڈیلران:- فریج- ڈیپ فریزر- ائر کولر- ائر کنڈیشنرز- الیکٹرک اینڈ گیس اپلائنسز مشین واٹر ہیٹر- روم ہیٹر- واشنگ مشین- سٹیبلائزرز- کوکنگ رینج- اٹلس یونیورسل- سپر ایشیاء کی مصنوعات کی خریداری کا مرکز
خواجہ رشید اینڈ سنز
ٹرنک بازار سیالکوٹ- فون شوروم =586576(0432)

محبت سب کے لئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
الفضل جیولرز
بازار صرافہ- سیالکوٹ
موبائل: 0300-9613255
پروپرائٹر: عبدالستار
فون شوروم: 0432-592316
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں- سیالکوٹ پروپرائٹر: سفیر احمد
فون رہائش: 0432-586297 موبائل: 0300-9613257
زیورات انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق بغیر نانکے کے تیار کئے جاتے ہیں نیز ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
E.mail alfazal @ skt.comsats.net.pk.

ہر قسم کے ماربل سلیب- کچن کاؤنٹر ٹائل- کیمیکل پالش کے لئے
☆ MARBLES
سٹار ماربل انڈسٹریز
پلاٹ 42-40 سٹریٹ 10 سیکٹر آئی نائن انڈسٹریل ایریا- اسلام آباد
فون آفس 051-4431121-4432047 پروپرائٹر: شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

اہل کشمیر کے حق خود ارادیت کا ہیرو

اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر پر بحث شروع ہونے سے بھی پہلے صحافیان لندن کے سامنے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے مظلوم مان کشمیر کے حق میں یہ اصولی اور بین الاقوامی طور پر مسلمہ اور ناقابل تردید مؤقف پیش کیا:۔

''ہم نہ صرف چاہتے ہیں بلکہ بے چین ہیں اس بات کیلئے کہ بیرون ریاست سے ریاست میں جو بھی گیا ہے، وہ ہندوستانی فوجیں ہوں، حملہ آور ہوں یا پناہ گزیں وہ سب کشمیر سے خارج کر دیئے جائیں اور جو زبردستی ریاست سے نکالے جا چکے ہیں انہیں واپس جانے دیا جائے اور عوام پر سے ہر قسم کا دباؤ ہٹ جائے۔ اس کے بعد پاکستان کا کہنا ہے کہ عوام سے استصواب رائے کر لیا جائے۔ پاکستان کی دلی خواہش ہے کہ ریاستی باشندوں کو ان کی مرضی کے مطابق عمل کرنے دیا جائے''۔ (خونابہ کشمیر ص165)

خواب وخور حرام

مندرجہ بالا عنوان کے تحت سابق مدیر ''ڈان'' جناب فضل احمد صدیقی اپنی تاریخی کتاب 'خونابہ کشمیر'، کے صفحہ 166 پر وزیر خارجہ پاکستان چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اپنے فرض منصبی کے ساتھ لگن اور مسئلہ کشمیر کیس کی تیاری اور محنت کی کیفیت کو یوں بیان کرتے ہیں:۔

''وزیر خارجہ پاکستان نے مع رفقاء لندن سے منگل 13 جنوری کی صبح 3 بج کر 15 منٹ پر پرواز کی اور یہ واقعہ ہے کہ اتوار کی صبح ساڑھے چار بجے سے منگل کی صبح ہنگام روانگی تک کہ رکنا ناگزیر تھا، موصوف 48 گھنٹوں میں صرف تین گھنٹے بمشکل سوئے ہوں گے۔ ان تین گھنٹوں کو چھوڑ کر آپ نے خواب وخور کو اپنے اوپر حرام رکھا اور مسلسل اپنا کیس تیار کرتے رہے۔ ڈان کے نامہ نگار متعینہ لندن کی اطلاع کے بموجب موصوف نے اپنی تیاری کی تکمیل لندن ہی میں کی''۔ (خونابہ کشمیر ص166)

وطن عزیز پاکستان اور اہل کشمیر کیلئے چوہدری صاحب کا یہ جذبہ خدمت اور دلسوزی دیکھ کر بے اختیار یہ مصرعہ یاد آتا ہے

خون جگر سے اس کے سنواریں گے بام ودر!

چوہدری صاحب کی معرکہ آرا تقریر

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے اقوام متحدہ میں 16 اور 17 جنوری 1948ء کی جوابی اور پر اثر تقاریر میں ہندوستانی نمائندہ گوپال سوامی کے پاکستان کے خلاف الزامات اور ہندوستانی مؤقف کی دھجیاں اڑا دیں۔ آپ نے دوران تقریر زوردار الفاظ میں کہا:۔

''کشمیر کو اغیار سے پاک کر دینا لازمی ہے۔ لڑائی بند ہونی چاہیئے۔ کشمیر سے غیر کشمیری ایک ایک کر کے نکال دیئے جائیں، نظم ونسق معمول پر لایا جائے، کوئی دباؤ نہ مسلم کانفرنس کی جانب سے ہو نہ نیشنل کانفرنس کی جانب سے، غرض یہ کہ باشندگان ریاست پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ہونا چاہئے اس کے بعد عوام سے دریافت کیا جائے کہ وہ کس طرف جانا چاہتے ہیں اور جو کچھ وہ فیصلہ کریں، ان میں اسے نافذ کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہونا چاہئے''۔ (خونابہ کشمیر ص227)

اثر انگیز تقریر

سابق مدیر ''ڈان'' نے اپنی تاریخی کتاب ''خونابہ کشمیر'' میں یہ حیرت انگیز حقائق ریکارڈ کئے ہیں:۔

''وزیر خارجہ پاکستان اس دوسرے دن (17 جنوری۔ ناقل) کے اجلاس میں دو گھنٹے پچیس منٹ تک بولے اور اس طرح موصوف کی پوری تقریر 5 گھنٹے 25 منٹ طویل ثابت ہوئی، اس دوران بجز دن بھر کے اس وقفہ کے جو پہلے تین گھنٹہ کے بعد واقع ہوا تھا وہ قطعاً نہ رکے اور نہ کسی اور نے مداخلت کی۔

سر محمد ظفر اللہ کی تقریر کے بعد کناڈین مندوب نے موصوف کے پاس آ کر آپ کو آپ کے اس کارنامہ پر مبارکباد دی جو ذہنی اور جسمانی دونوں طریق پر یقیناً حیرت انگیز تھا۔ چونکہ سر محمد ظفر اللہ کو باقاعدہ تقریر تیار کرنے کا وقت نہیں ملا تھا اس لئے وہ محض اپنے لکھے ہوئے اشاروں (نوٹس) کی امداد سے بولے اور بے تکان بولتے رہے۔ مندوبین اقوام اور دیگر سامعین آپ کے بیان کردہ نسل کشی کے دلدوز واقعات پر بظاہر بے چین نظر آتے تھے۔

(خونابہ کشمیر ص 228)

''رنگ محفل''

مندرجہ بالا عنوان کے تحت جناب فضل احمد صاحب صدیقی ایم۔اے 'خونابہ کشمیر'، میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اقوام عالم کے سامنے بے مثل خطابت اور ذہانت کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

''سر ظفر اللہ کی معرکتہ الآرا جواب دہی کے بعد بین الاقوامی حلقوں میں ہندوستان کے تدین کا بھاؤ کافی گر چکا تھا اور ہر جانب سے یہ تسلیم کیا جا رہا تھا کہ پاکستانی وزیر خارجہ نے بمصداق محاورہ انگریزی آنیگر پر ''میز الٹ دی'' اس طرح کہ ہندی نمائندوں کو الٹے لینے کے دینے پڑ گئے۔ سر ظفر اللہ کی بے مثل ذہانت اور خطابت نے یقیناً قضیہ کشمیر کو محض حدود کشمیر سے باہر نکال کر نہ صرف جوناگڑھ، مناوادر کے سواحل تک پہنچایا بلکہ کشمیر سے راس کماری تک جونسل کشی ملت مسلمہ کے حق میں کئی ماہ تک روا رکھی گئی تھی ان کے تمام خونین واقعات اسی ایک قضیہ سے منسلک کر دکھائے جیسا کہ امر واقعہ تھا۔ اقوام عالم کے روبرو یہ انکشاف نہ تھے۔ ہر مزعومہ ''مہذب حکومت'' کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا۔ جدید تاریخ میں اس پیمانہ پر اور وہ بھی ''سرکاری طور'' پر اتنے لاکھ بندگان خدا کا قتل عام ہونا بین الاقوامی سیاسیات کے تصور تک میں نہ تھا۔ سر محمد ظفر اللہ نے پہلی بار حقائق کے رخ سے پردہ اٹھایا۔ پہلی بار آپ کے اس الزام کی مدافعت آشکار ہوئی کہ ہندو نے تقسیم ملک کو دل سے قبول نہیں کیا تھا بلکہ اسے ناکام بنانے کے لئے پورا پورا زور لگایا جا رہا تھا۔ اس پس منظر میں وزیر خارجہ نے وہ سین دکھائے تھے جن کے دیکھنے کا مشاہدہ تاب نہ لا سکتا تھا۔ معصوموں کی چیخیں اور مظلوموں کی آہیں سلامتی کونسل کے ایوانوں میں گونج اٹھیں اور سننے والے ششدر رہ گئے۔ ہنسا کے پجاریوں کے یہ کارنامے؟ ہندی رئیس وفد کا رنگ فق ہو گیا اور مباحثہ کی نوعیت ہی بدل گئی''۔

(خونابہ کشمیر ص229,230)

واضح ہو گیا کہ کشمیر کے مسئلہ پر چوہدری صاحب نے ایسی شاندار بحث کی اور کشمیریوں کے حق میں پاکستانی مؤقف کو ایسے مضبوط دلائل اور مؤثر حقائق کے ساتھ پیش کیا کہ بھارت کی ساری عیاریاں اور تیاریاں دھری کی دھری رہ گئیں۔ اس سلسلہ میں کچھ اور تفصیل دیکھتے ہیں:۔

(الف)۔ معروف کشمیری قلم کار جناب کلیم اختر اپنے ایک مضمون ''یوم حق خود ارادیت'' مطبوعہ نوائے وقت 5 جنوری 1991ء میں تحریر کرتے ہیں۔

''جنوری 1948ء میں بھارت کے مندوب سر گوپالا سوامی آئینگر (جو ریاست جموں وکشمیر کا 1938ء میں وزیر اعظم رہ چکا تھا) سلامتی کونسل کو درخواست دی..... بھارت نے اس وفد میں شیخ محمد عبداللہ کو بھی سلامتی کونسل میں بھیجا تھا۔ پاکستان کے وفد کی قیادت وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کی۔..... سلامتی کونسل نے بحث وتمحیص کے بعد بھارت کی شکایت کو رد کر دیا اور پاکستان کو جارح قرار نہ دیا۔ یہ سلامتی کونسل میں بھارت کی پہلی شکست تھی''۔

(ب)۔ معروف مضمون نویس اور تحریک آزادی کشمیر کے ایک کارکن پروفیسر محمد اسحٰق قریشی اپنے مفصل مضمون ''کشمیری حریت پسندوں کی منزل کہاں ہے'' مطبوعہ ''نوائے وقت'' مورخہ 90-2-21 میں رقمطراز ہیں:۔

''بھارت کی ابتداء سے یہی چال رہی ہے کہ جھگڑا بھی خود پیدا کرو اور رام دہائی کا واویلا بھی خود ہی کرو۔ 1948ء میں بھارت نے یہی کیا تھا۔ کشمیر پر فوجی مداخلت اور قبضہ کا ارتکاب کر کے اقوام متحدہ میں مقدمہ دائر کر دیا کہ پاکستان نے بھارت کے اندر تخریب کاری کی ہے۔ ان تخریب کاروں کو کشمیر سے باہر نکالنے کا انتظام کیا جائے۔ یہ تو پاکستان کی حکومت اور اس کے اقوام متحدہ میں مندوب کی بے مثال کارکردگی اور وکالت کا نتیجہ تھا کہ اقوام عالم نے بھارت کی جارحیت کا صحیح ادراک کر لیا اور پاکستان کو تنازعہ کا فریق بنا کر ریاست جموں وکشمیر کو ایک متنازعہ مسئلہ قرار دیا اور ریاست کشمیر میں استصواب رائے کو تنازعہ کے حل کا واحد راستہ قرار دیا۔ بھارت نے دنیا کو فریب دینے کا جو منصوبہ بنایا وہ پہلی منزل پر ناکام ہو گیا''۔

(''نوائے وقت'' مورخہ 21 فروری 1990ء)

اصولی اور مستقل فتح

دراصل اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر پر بھارتی مؤقف اور اسے مختلف مواقع پر پیش کرنے والے بھارتی عمائدین کے مقابل پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ہر بار جیت اور کامیابی بے مثال ہے اور ہمیشہ کیلئے محکم اور مؤثر حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے کہ کشمیریوں کیلئے حق خود ارادیت کے اصول پر مبنی مؤقف بین الاقوامی طور پر مسلمہ اور سو فیصد درست ہے۔ اقوام متحدہ نے کشمیریوں کا یہ حق کئی قراردادوں کی شکل میں تسلیم کیا ہے اور رائے شماری کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ پس چوہدری صاحب کی یہ فتح پاکستان اور اہل کشمیر کیلئے مستقل اور ناقابل تردید جیت اور خدمت کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ پاکستان اور اس کے ثقہ پریس نے ہمیشہ چوہدری صاحب کی بھرپور اور بے لوث کاوشوں کے نتیجہ میں اقوام متحدہ میں پاس ہونے والی ان قراردادوں کو مسئلہ کشمیر کا واحد حل قرار دیا ہے۔ اور 1948ء سے لے کر اب تک پاکستان میں برسر اقتدار آنے والی تمام حکومتوں، تمام اپوزیشن لیڈروں، آزاد کشمیر کے تمام سیاسی قائدین اور عمائدین اور وطن عزیز کی تمام سیاسی مذہبی جماعتوں حتیٰ کہ عسکری قوتوں نے بھی ہمیشہ یہی مطالبہ کیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی منظور شدہ قراردادوں کے مطابق یعنی حق خود ارادیت کے ذریعہ حل کیا جائے۔ اس سلسلہ میں زیر نظر مضمون میں صرف ایک حوالے پر اکتفا کی جاتی ہے۔

(الف) ''نوائے وقت'' سنڈے میگزین'' مورخہ 11 فروری 2001ء کی یہ رپورٹ ملاحظہ فرمائیے۔

''حمید نظامی ہال کے لیکچر سیریز کے سلسلہ میں سابق آرمی چیف جنرل (ر) اسلم بیگ کی گفتگو ''جہادی قوتیں اور کشمیر کی سیاسی جماعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ کشمیر کا فیصلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ہونا چاہیئے''

(نوائے وقت سنڈے میگزین 2001-2-11 ص4)

باقی صفحہ 11 پر

یوم پاکستان

اٹھ! اگر آزاد ہے ماحول کو دمساز کر
امتحانوں سے گزر، پرواز بہ پرواز کر
آپ مٹ جا! قوم کو قوموں میں تو ممتاز کر
خدمت ملک و وطن پر ہی ہمیشہ ناز کر
سیرت و کردار کی تعمیر سے ہی شان ہے
یوم پاکستان ہے، یہ یوم پاکستان ہے

اٹھ! اگر آزاد ہے پرواز لامحدود بن!
عشق کے صحرا میں کھو جا! منزل مقصود بن!
قوم کا تابندہ تارہ، طالع مسعود بن!
اپنے کردار و عمل سے صورت محمود بن!
توڑنا اصنام دل کے عشق کی برہان ہے
یوم پاکستان ہے، یہ یوم پاکستان ہے

مدتوں الجھا رہا غاصب کی تو زنجیر سے
تجھ کو آزادی ملی ہے خوبیٔ تقدیر سے
گر کمی آئے نظر کچھ دیس کی تصویر سے
رنگ بھر دے خون دل کا جذبۂ تعمیر سے
کوششِ پیہم سے ہر مشکل تری آسان ہے
یوم پاکستان ہے، یہ یوم پاکستان ہے

حق تجھے بخشے مثالی جذبۂ حُبِّ وطن
پیت کی شمعیں جلیں روشن ہو تیری انجمن
آبیاری سے پھلے پھولے ہر اک سرو و سمن
ہاں مہک اٹھے جہاں میں دیس پیارے کا چمن
شان پاکستان سے وابستہ اپنی شان ہے
یوم پاکستان ہے، یہ یوم پاکستان ہے

عبدالسلام اسلام

H.J (PVT) LTD
Faiz Abad 913- Murree road
Rawalpindi Workshop, mechanical,
electrical Denting and painting in
oven All kinds of vehical
tel 4454823 Mob 0300-9569692

KHAN NAME PLATES
COMPUTERIZED
PHOTO ID CARDS
SCREEN PRINTING, STICKERS & DESIGNING
TOWNSHIP LHR. Ph: 5150862-5123862
email: knp_pk@yahoo.com

کتب انگلش میڈیم- اردو میڈیم اور ہر قسم کی سٹیشنری کا بااعتماد مرکز
ظفر بک ڈپو
ESTD-1942 اردو بازار سرگودھا ☎ 0451-716088
ESTD-1999 بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ ☎04524-214496

احمد پیکجز
آؤٹ ڈور ایڈورٹائزر
فون آفس 051-5478737
موبائل 0320-4924412

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس ST
نمبر 1 بلاک 6- بی سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000 پاکستان فون 2877085 فیکس 826934

رحمان کون مہندی- ابٹن نور، نور بیوٹی سوپ
پرس- بیگ- کاسمیٹکس
رحمان جنرل سٹور
بابر مارکیٹ مین بازار سیالکوٹ پاکستان
فون نمبر 597058

چوہدری ہوزری سٹور
بنیان- جراب- تولیہ اور جرسیوں کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز
جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر
فیصل آباد 627489 ☎

امپورٹڈ ورائٹی، مدراسی، سنگاپوری، بحرینی، اٹالین، بغیر ٹانکے کے دستیاب ہے-
مبارک جیولرز
عابد جیولرز
مین بازار- ڈسکہ
پروپرائٹرز: انشاء اللہ خاں صراف، برہان احمد خالد
بانی محمد ابراہیم عابد صراف- فون دکان 04341-613871 فون رہائش 612571

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ، مدراسی، سنگاپوری،
اٹالین بحرینی جیولری کی خریداری کے لئے تشریف لائیں-
نیو احمد جیولرز
گلا چوک شہیداں
سیالکوٹ
پروپرائٹر: محمد احمد توقیر
NAJ
فون دوکان 0432-587659
فون رہائش 586297-589024 موبائل فون (0303)7348235

بقیہ صفحہ 9

(ب) حرکت الجہاد الاسلامی

''جب تک کشمیری عوام کا حق خودارادیت بحال نہیں ہو جاتا ہم اپنی مسلح جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ان خیالات کا اظہار حرکت الجہاد الاسلامی کے کمانڈر انچیف محمد الیاس کشمیری نے یوم شہداء کے موقع پر حرکت الجہاد الاسلامی کے ہیڈ کوارٹر میں منعقدہ ایک روزہ عظیم الشان شہداء کانفرنس سے خطاب کے دوران کیا'' (نوائے وقت 2001-7-14 ص8)

قومی کشمیر کمیٹی سے صدر مملکت کے خطاب کا ایک اہم حصہ

صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے جنوری 2002ء میں قومی کشمیر کمیٹی تشکیل دی۔ اس کے پہلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا:۔

''مسئلہ کشمیر ہماری اولین ترجیح ہے۔ اسے کشمیری عوام کی امنگوں اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا چاہئے''۔..... کشمیر کمیٹی کو تین مقاصد پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کے حصول کیلئے بین الاقوامی سطح پر زیادہ سے زیادہ سپورٹ حاصل کی جائے.....''

(نوائے وقت مورخہ 16 جنوری 2002ء ص 11,1)

اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ وطن عزیز کے تمام سیاسی وعوامی طبقات اور علاقوں کے نمائندے اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق رائے شماری کو ہی مسئلہ کشمیر کا صحیح اور پرامن حل سمجھتے ہیں۔

سابق وزیر خارجہ پاکستان کا بیان

''سلامتی کونسل کی مضبوط قرارداد (جو پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کی بھارتی وفد کے مقابلہ میں زبردست اور کامیاب بحث کے نتیجہ میں اقوام متحدہ نے کشمیر میں رائے شماری کے حق میں پاس کی تھی۔ ناقل) کی موجودگی میں واقعی ہمیں جنرل اسمبلی کی کسی قرار داد کی ضرورت نہیں..... جنرل اسمبلی میں پیش کی جانے والی قرار داد کمزور ترین قرارداد تھی جس کی کوئی اہمیت نہیں..... سلامتی کونسل کی مضبوط قرارداد پہلے ہی موجود ہے اور سیکرٹری جنرل نے اپنی سالانہ رپورٹ میں اس کا ذکر کیا ہے''۔

(نوائے وقت 18 نومبر 1994 ص 7,1)

حاصل کلام

یہ ایک کھلی اور تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ کے وہ معتمد اور معتبر ساتھی تھے جن کی مملکت خداداد پاکستان کے لئے خدمات انمول اور انمٹ ہیں۔ صرف کشمیر کے مسئلہ پر ہی حضرت چوہدری صاحب کی مسکت تقریروں اور عظیم الشان کامیابی سے متعلق اپنوں اور غیروں کے حوالے اکٹھے کئے جائیں تو بلا مبالغہ ایک ضخیم کتاب مرتب ہو جائے۔

المختصر حضرت چوہدری صاحب کی باکردار اور باوقار شخصیت اور کشمیر سے متعلق ان کی لاجواب خدمت اور کامیابی سے متعلق ایک تازہ حوالہ روزنامہ ''جنگ'' اشاعت خصوصی ''بہ یاد شہید ملت، لیاقت علی خان (مورخہ 16/اکتوبر 2001ء) میں شائع شدہ ایک مذاکرے سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس مذاکرے کے ایک ممتاز مہمان جناب شاہد امین، جن کا تعارف ''ادارہ جنگ نے ''سابق سفارتکار، تجزیہ نگار اور خارجہ امور کے ماہر'' کے الفاظ میں کیا ہے فرماتے ہیں:۔

''اس زمانے میں وزیر خارجہ، سر ظفر اللہ خان تھے۔ بڑے مضبوط کردار کے حامل تھے۔ بیوروکریسی ان کو گھما نہیں سکتی تھی۔ وہ خاص نظریات کے حامل فرد تھے۔ میرا ذاتی تاثر ہے کہ انہوں نے اپنی ان ہی خصوصیات کی وجہ سے اقوام متحدہ میں خاص تاثر قائم کیا تھا۔ کشمیر کے سلسلے میں انہوں نے پاکستان کا کیس بڑے مضبوط طریقے سے پیش کیا تھا۔ جس کا اعتراف بھارت کے امور خارجہ کے ماہرین نے بھی کیا تھا اور کہا تھا کہ 49-1948ء میں بھارت، اقوام متحدہ میں اس لئے مات کھا گیا تھا کہ پاکستان کے پاس سر ظفر اللہ جیسا وزیر (ماہر) قانون تھا۔ لیاقت علی خود بھی بہت دبنگ لیڈر تھے اور سر ظفر اللہ بھی بھاری بھرکم شخصیت تھے''۔

(روزنامہ جنگ مورخہ 2001-10-18 اشاعت خصوصی ص 5)

نیز یہ فکر انگیز بیان بھی ملاحظہ فرمائیے:۔

(ب) فرزند اقبال جناب جاوید اقبال سابق جج سپریم کورٹ نے اپنے ایک لیکچر (21 جولائی 2001ء) میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کو زبردست خراج تحسین پیش کیا جسے جناب مظفر حسین نے اخبار روزنامہ ''پاکستان'' لاہور کیلئے قلمبند کیا ہے۔ آیئے اسے پڑھتے ہیں:۔

عنوان 'معاملہ کہاں رکے گا'

''ڈاکٹر صاحب (ڈاکٹر جاوید اقبال سابق جج سپریم کورٹ۔ ناقل) نے احمدیوں کا مسئلہ اٹھایا اور کہا کہ سر ظفر اللہ خاں نے یو، این، او میں اسلامی ممالک اور پاکستان کی جو شاندار خدمات انجام دیں، ان کا میں عینی شاہد ہوں۔ لیکن ہم پاکستانیوں نے احمدیوں کو کافر قرار دے دیا۔ کل شیعوں کو بھی کافر قرار دے دیں گے تو معاملہ کہاں جا کر رکے گا۔ حکومت کیسے چلے گی اور پاکستان کیسے ترقی کرے گا''

(روزنامہ ''پاکستان'' لاہور۔ 28 جولائی 2001ء)

سچ ہے۔

ظفر اللہ خان قائد اعظم کا دست راست
عالم پہ اپنی دھاک بٹھا کر چلا گیا

دوسرے معرکہ کشمیر (65ء) کا عظیم ہیرو

صدر محمد ایوب خان کے زمانہ میں مقبوضہ کشمیر میں 1965ء میں آزادی کی زبردست لہر اٹھی اور آخر ہندو پاک کے درمیان جنگ ستمبر پر منتج ہوئی۔ کشمیر میں دشمن سے نمٹنے کے لئے آپریشن جبرالٹر کی منصوبہ بندی عظیم احمدی سپوت جنرل اختر حسین ملک کے سپرد ہوئی۔ انہوں نے اور ان کے سپاہیوں نے اس کا فوجی اور عملی مظاہرہ ایسی تیزی اور مہارت سے کیا کہ یہ حملہ فوجی زبان میں Grand Slam کہلایا۔ جس نے کشمیر میں ہندوستان کے مضبوط فوجی گڑھ چھمب کو پوری طرح روندڈالا اور جنرل اختر ملک کی قیادت میں پاکستانی فوج تیز رفتاری سے جوڑیاں کی طرف بڑھنے لگی۔ یہ کتنی بڑی کامیابی تھی اس کا حال جنوری 1966ء میں منظر عام پر آنے والی معروف صحافی شریف فاروق کی مستند کتاب ''پاکستان میدان جنگ میں''۔

یوں بیان ہوا ہے:۔

''چھمب گزشتہ 17 سال سے بھارت کا بہت بڑا گڑھ تھا۔ یہاں انہوں نے اتنی بھاری تعداد میں خوراک، اسلحہ اور گولہ بارود کے ذخیرے کر رکھے تھے۔ اگر وہ یہاں سالوں تک لڑنا چاہتے تو کافی ہوتے لیکن پاکستان کی جواں ہمت، بہادر اور نظم وضبط میں اپنی نظیر آپ فوجوں کے ایک ہی ہلے نے ان کے قدم اکھاڑ دیئے اور اس نے دشمن کے سامنے راہ فرار کے سوا دوسرا کوئی راستہ کھلا نہ چھوڑا''۔

ذاتی مصلحتوں کا افسوسناک نتیجہ

فتح مند جرنیل اختر حسین ملک مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے کے منصوبہ پر کس جرأتمندی اور برق رفتاری سے عمل پیرا تھے اور پھر اچانک ان کو محاذ سے کیوں تبدیل کیا گیا اس کا ذکر لاہور محاذ کے ہیرو جنرل سرفراز خان ''ہلال جرأت'' ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔ (مضمون ''آپریشن جبرالٹر'' مطبوعہ 'جنگ' لاہور)

(الف) ''جس ہنرمندی سے اختر ملک نے چھمب پر ٹیک کیا اسے شاندار فتح کے علاوہ کوئی دوسرا نام نہیں دیا جا سکتا۔ وہ اس پوزیشن میں تھے کہ آگے بڑھ کر جوڑیاں پر قبضہ کر لیں۔ کیونکہ چھمب کے بعد یہاں دشمن کے قدم اکھڑ چکے تھے اور وہ جوڑیاں خالی کرنے کے لئے فقط پاکستانی فوج کے آگے بڑھنے کے انتظار میں تھے۔ مگر ایسا نہیں ہونے دیا گیا کیونکہ پکی پکائی پر یحییٰ خان کو بٹھانے اور کامیابی کا سہرا ان کے سر باندھنے کا پلان بن چکا تھا۔ لیکن نقصان کس کا ہوا؟ بھارت کو مکمل شکست دینے کا موقع ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ کمانڈر کی تبدیلی میں دو دن ضائع ہوئے''۔

(روزنامہ ''جنگ'' لاہور 6 ستمبر 1984ء ص 3)

(ب) سابق رکن قومی اسمبلی اور وفاقی وزیر میجر (ر) نادر پرویز نے اپنے انٹرویو میں جنرل اختر حسین کے متعلق اپنے خیالات ومحسوسات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔

''.....میجر جنرل اختر حسین ملک کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سپر انٹیلی جینٹ اور جینئس تھے اور ترکی میں رہے ہیں جہاں امریکی اور غیر ملکی جرنیل بھی تھے۔ اور اختر حسین ملک نے وہاں اپنا سکہ منوایا وہ لوگ اس بات کے قائل ہوگئے کہ ہاں پاکستانی فوج میں کوئی جرنیل ہے۔ 1965ء کی جنگ کی انہوں نے پلاننگ کی تھی اگر ہم اس پلاننگ کے تحت چلتے رہتے تو اکھنور قبضے میں آ جاتا۔ اکھنور قبضے میں آ جاتا تو سیالکوٹ محفوظ پوزیشن میں ہوتا کیونکہ اکھنور انڈین کی لائن آف کمیونی کیشن تھی''۔ (مشہور صحافی منیر احمد منیر کی مرتب کردہ کتاب:۔

''المیہ مشرقی پاکستان کے پانچ کردار''
ص 203 آتش فشاں پبلی کیشنز)

(ج)۔ جرنل اختر حسین ملک کی بہادری۔ شجاعت اور جنگی منصوبہ بندی میں مہارت کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے میجر (ر) معین باری لکھتے ہیں:۔

''جنرل اختر حسین ملک کو فوت ہوئے اگرچہ کئی سال گزر چکے ہیں لیکن فوج کے اندر آج بھی ان کا نام عزت واحترام سے لیا جاتا ہے۔ وہ بڑے بہادر اور جنگجو قسم کے کمانڈر تھے وہ ایسے جرنیلوں میں سے تھے جو جذبہ جہاد اور شہادت سے سرشار ہوتے ہیں جو طاقتور دشمن کے سامنے بھی بڑے بڑے خطرات مول لے لیتے ہیں''۔

(روزنامہ ''جنگ'' لاہور 7 راگست 1985ء ص 3)

قدرت اللہ شہاب کی گواہی

''جنرل اختر ملک نے اپنے پلان کے مطابق کارروائی شروع کی اور اکھنور کو فتح کرنے کے قریب ہی تھے کہ جنرل موسیٰ سمیت کئی اور جرنیل بھی تشویش میں پڑ گئے کہ جنرل اختر ملک اس جنگ کے ہیرو بن کر ابھریں گے۔ صدر ایوب سمیت غالباً بہت سے فوجی اور غیر فوجی صاحبان اقتدار نہیں چاہتے تھے کہ میجر جنرل اختر ملک اس جنگ کے ہیرو بن کر ابھریں۔ اور فوج کے اگلے کمانڈر انچیف کے عہدے کے حقدار بن سکیں۔ کیونکہ یہ عہدہ صدر ایوب نے ذہنی طور پر پہلے ہی سے جنرل یحییٰ خان کے لئے محفوظ کر رکھا تھا۔ چنانچہ عین اس وقت جب میجر جنرل اختر حسین ملک انتہائی کامیابی سے چھمب اکھنور سیکٹر پر تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے انہیں معاً ان کی کمانڈ سے ہٹا دیا گیا۔ اور ان کی جگہ جنرل یحییٰ خان کو یہ کمان سونپ دی

گئی۔ غالباً اس لئے کہ وہ پاکستانی فوج کو اکھنور فتح کرنے کی کوشش سے باز رکھ سکیں۔ یہ فریضہ انہوں نے نہایت کامیابی سے انجام دیا''۔

(''شہاب نامہ'' ص 885)

شاعر نے خوب کہا ہے۔

جوش و قوت کا تھا اک سیل رواں اختر ملک
چھمب کا فاتح ، وطن کا پاسباں اختر ملک

ان تمام حقائق اور حوالوں سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ مسئلہ کشمیر کے ضمن میں دونوں فیصلہ کن اور عظیم الشان میدانوں۔ اقوام متحدہ کا بین الاقوامی فورم اور کشمیر کا میدان جنگ (65ء)۔ میں پاکستان کی جانب سے ہندوستان کا بھرپور مقابلہ کرنے اور اسے شکست فاش دینے والے دونوں مرد میدان خدا تعالیٰ کے فضل سے وطن عزیز کے نامور اور جری فرزند اور جماعت احمدیہ کے قابل اور شیدائی سپوت تھے۔ جو تحریک آزادی کشمیر کے اس طویل اور کٹھن سفر کے نہایت اہم سنگ میل ثابت ہوئے۔ جس کا مبارک اور کامیاب آغاز حضرت مصلح موعود نے 1931ء میں بحیثیت صدر کشمیر کمیٹی کیا تھا اور جن کی اہل کشمیر کے لئے وسیع و ان گنت مساعی کا ایک اجمالی تذکرہ ہی زیر نظر مضمون میں بیان کیا جا سکا ہے۔

حضرت مصلح موعود کی وطن و ملت کے لئے دردمندانہ رہنمائی اور عظیم خدمات کے مطالعہ کے دوران بار بار دل سے یہ دعا نکلتی ہے:۔

'ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے !!'

(آمین)

انٹرنیشنل آٹوز
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات
59-86 سپر آٹو مارکیٹ چوک
چوبرجی لاہور فون 042-7354398

BOOK POINT
Commercial Area
Chaklala Scheme NO 3
Rawalpindi Ph.5504262
Prop: Syed Munawwar Ahmad

فل سیٹ - فکس دانت
برج کراؤن - پورسلین ورک کے لئے
جنود ڈینٹل لیبارٹری
فیصل بازار بلاک 12 - سرگودھا فون 713878

خدائے فضل و رحم کے ساتھ
زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ - کاروباری سیاحتی ویزہ ون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے بانہہ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان شجر کارڈ جی میل ڈائز - کیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان
آف شکر گڑھ
12 - ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

داخلہ جاری ہے
زبردست معیار تعلیم کے خواہاں والدین کے لئے
نیو ملینیم اسکالرز
چونڈہ
سیالکوٹ
مکمل انگلش اور اردو میڈیم (نرسری تا دہم)
ہاسٹل کی سہولت کے ساتھ
فون آفس: 04364-21813

MUJTABA INTERNATIONAL
EXPORTER OF TEXTILES, LEATHER, AND SPORTS PRODUCTS
108-B TUFAIL ROAD LAHORE CANTT
TEL:(92-42) 6668281,6652793
EMAIL:MUJTABA-99@YAHOO.COM

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
عمر اسٹیٹ ایجنسی
پروپرائیٹر
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9 - ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور - فون: 5418406-7448406

ESTD. 1924 MAS Ph: 7237516
THE RAJPUT CYCLE WORKS
NASEER AHMED RAJPUT
MUNEER AHMED AZHAR RAJPUT
MEHBOOB ALAM & SONS
26-NILA GUMBAD, LAHORE.
ALL SORTS OF CYCLES, CYCLE PARTS, BABY CYCLES BABY CARS, PRAMS, SWINGS, WALKERS & ETC.

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا مرکز
احمد موٹرز
157/13 فیروز پور روڈ - مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے - مظفر محمود - فون آفس 7572031-32
رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

فونٹین بائیسکل پاکستانی و امپورٹڈ
نئی بائیسکل و سپیئر پارٹس
مبارک سائیکل مارٹ
نیلا گنبد لاہور
فون دوکان: 7239178 رہائش: 7225622

پاکستان کے قابل دید مقامات و عمارتیں

سرزمین پاکستان قدرتی حسن سے مالا مال ہے اس کے میدان کوہسار' بہتی آبشاریں رواں دواں دریا اور بہتے ہوئے چشمے جنت کی نظیر پیش کرتے ہیں اس کی اونچی اونچی چوٹیاں دنیا بھر کے سیاحوں کو اپنی جانب کھینچتی ہیں آثار قدیمہ کی عمارات ماضی کے واقعات و حالات کا مجسم عکس ہیں پاکستان کی سرزمین میں کراچی جیسے مشہور صنعتی شہر ہیں اور گلیات و مری جیسی پر سکون اور حسن فطرت سے لدی ہوئی وادیاں' یہ سرزمین ہر قسم کی نعمتوں سے مالا مال ہے ذیل میں پاکستان کے مشہور مقامات اور تفصیل دی جاتی ہے۔

کراچی

کراچی صوبہ سندھ کا صدر مقام ہے یہ جدید شہر ملک بھر میں تجارتی اور صنعتی سرگرمیوں کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اس کی آبادی 90 لاکھ سے اوپر ہے۔ کراچی ائرپورٹ سے ملک کے کم و بیش تمام اہم شہروں کو پروازیں جاتی ہیں کراچی کے ساحل پر متعدد تفریح گاہیں عام دلچسپی کا مرکز ہیں سینڈز پٹ ہاکس بے' پیراڈائز پوائنٹ اور کلفٹن مشہور ساحلی مقامات ہیں کلفٹن پر ماہی خانہ دیس بدیس کی رنگ برنگی مچھلیوں کی وجہ سے بچوں اور بڑوں سب کے لئے کشش رکھتا ہے۔ یہاں بچوں کے لئے طرح طرح کی کھیلوں اور تفریح کی سہولتیں موجود ہیں اندرون شہر قومی عجائب گھر' چڑیا گھر اور ہل پارک جیسے مقامات پر لوگوں کا ہجوم رہتا ہے بابائے قوم قائداعظم کا مزار بھی شہر کے وسط میں ہے اور مرجع خاص و عام ہے۔ مزار کے آس پاس کا علاقہ سرسبز و شاداب ہے اور شام کے وقت یہاں لوگ بڑی تعداد میں آتے ہیں بابائے قوم کا مزار خود بھی جدید تعمیرات کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔

چوکنڈی کے مقبرے

کراچی سے 35ء27 کلومیٹر (17 میل) دور نیشنل ہائے وے پر ایک ٹیلہ ہے جہاں چھوٹی بڑی بہت سی پرانی قبریں ہیں یہ قبریں عام روش سے ہٹ کر پتھر کی چوکور سلوں سے بنی ہوئی ہیں (چوکنڈی نام اسی وجہ سے پڑا) یہ قبریں اور مقبرے سولہویں صدی عیسوی سے اٹھارویں صدی عیسوی تک کے زمانے کی ہیں ان قبروں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان پر پیلے رنگ کے ریتلے پتھر کی جو سلیں لگی ہوئی ہیں ان پر پھول پتیوں کے مختلف ڈیزائن' بیلیں زیورات کے ڈیزائن (خواتین کی قبروں پر) اور گھوڑے تلواریں (مردوں کی قبروں پر) کندہ کی گئی ہیں پتھر کی سلوں پر تراشے گئے یہ نقوش فنکاری کا بہترین نمونہ ہیں۔

ہالیجی جھیل

کراچی سے 70 کلومیٹر دور ہالیجی جھیل ہے جو مچھلی کے شکار کے علاوہ رنگ برنگے پرندوں اور مرغابیوں کیلئے مشہور ہے موسم سرما میں مختلف اقسام کے ہزاروں لاکھوں پرندے اور مرغابیاں سائبیریا کے برفانی علاقوں سے یہاں آتے ہیں۔

بھنبھور

کراچی سے 64 کلومیٹر (40 میل) مشرق میں بھنبھور کے تاریخی کھنڈرات واقع ہیں۔ آثار قدیمہ کے بعض ماہرین کے نزدیک دیبل یہیں واقع تھا دیبل وہ جگہ ہے جہاں 712ء میں نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم اور اس کا لشکر لنگر انداز ہوا یہاں ایک میوزیم بھی ہے جس میں ان آثار کی کھدائی میں ملنے والی چیزیں مثلاً روغنی نقش و نگار والے مٹی کے برتن' سکے اور موتی وغیرہ شامل ہیں۔

ٹھٹھہ

ٹھٹھہ کراچی سے کوئی 98 کلومیٹر (61 میل) مشرق میں واقع ہے یہ شہر کوئی چار صدیوں تک سندھ کا صدر مقام رہا ہے آج یہ شہر اپنے وسیع و عریض قبرستان کی وجہ سے مرجع خلائق ہے یہ قبرستان 15 مربع کلومیٹر (چھ مربع میل) کے علاقے میں پھیلا ہوا ہے یہ قبرستان مکلی کی پہاڑیوں پر واقع ہے اور یہاں لاکھوں افراد دفن ہیں ان میں سے بعض مقبرے اور مزار فن تعمیرات' پتھر کی نقش کاری اور نقشین روغنی ٹائلوں کے بے مثال نمونے ہیں۔

ٹھٹھہ کی ایک اور نمایاں خصوصیت شاہجہانی مسجد ہے یہ مسجد مغل شہنشاہ شاہجہان کے ایماء پر بنائی گئی تھی اس مسجد کے نیلگوں ٹائل اور اس پر پچیکاری (موزائک) کا کام نہایت دیدہ زیب ہے۔

کینجھر جھیل

ٹھٹھہ شہر سے 24 کلومیٹر (15 میل) شمال میں کینجھر جھیل واقع ہے یہاں مچھلی کے شکار اور کشتی کی سیر کیلئے سہولتیں موجود ہیں یہاں پی ٹی ڈی سی کا ایک موٹل بھی ہے جس میں رہائش اور کھانے وغیرہ کا انتظام ہے۔

کراچی' کنڈی' بھنبھور' ٹھٹھہ اور کینجھر جھیل کے لئے گروپوں کی شکل میں دوروں کا انتظام پاکستان ٹورزم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے توسط سے کیا جاتا ہے۔

حیدرآباد

کراچی سے تقریباً 164 کلومیٹر (102 میل) شمال مشرق میں واقعہ یہ شہر اٹھارویں اور انیسویں صدی میں سندھ کا دارالحکومت تھا یہ وہ زمانہ ہے جب سندھ پر تالپور میروں کی حکمرانی تھی آج بھی یہ کراچی کے بعد سندھ کا دوسرا بڑا شہر ہے دریائے سندھ اس شہر کے قریب سے گزرتا ہے اور دریائے سندھ پر مشہور کوٹری بیراج اسی جگہ واقع ہے یہ شہر بہت سی دستکاریوں اور فنون کا مرکز بھی ہے مثلاً چوڑیاں روغنی ٹائل' روغنی کام کا چوبی فرنیچر' کھڈی کا کپڑا' سوتی کپڑا' ہاتھ سے بنی ہوئی اجرک' جوتے' اسٹین لیس سٹیل کے برتن وغیرہ' یہاں کا میوزیم بھی بہت اچھا ہے اور یہاں دیکھنے کیلئے بہت کچھ ہے۔

کیرتھر نیشنل پارک

تفریح' تعلیم' تحقیقی سرگرمیوں کیلئے یہ پارک بہت موزوں جگہ پر ہے البتہ یہاں شکار پر سخت پابندی ہے سپر ہائی وے پر 81 کلومیٹر سفر کے بعد 72 کلومیٹر کچے راستے پر (جہاں سے جیپ گزر سکتی ہے) جائیں تو کیرتھر نیشنل پارک آ جاتا ہے یہاں رات بھر کے قیام کا انتظام بھی ہو سکتا ہے یہ پارک مختلف نسل کے جانوروں کو قدرتی ماحول میں محفوظ رکھنے کیلئے بنایا گیا ہے یہاں کی سیر کرنے اور جانوروں کو قدرتی ماحول میں دیکھنے کا بہترین زمانہ موسم سرما کا ہوتا ہے۔

موئنجو داڑو

کراچی سے سپر ہائی وے پر دادو کے راستے 563 کلومیٹر (350 میل) سفر کے بعد موئنجو داڑو پہنچا جا سکتا ہے موئنجو داڑو سندھ کی قدیم ترین تہذیب کا گہوارہ ہے یہاں کا تاریخی اور آثار قدیمہ کا عجائب گھر واقعی دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے موئنجو داڑو کیلئے کراچی سے ریل یا فضائی سفر کی سہولتیں موجود ہیں۔

برسوں کی کھدائی کے بعد موئنجو داڑو میں جو تاریخی آثار دریافت ہوئے ہیں وہ دنیا کی قدیم ترین تہذیب کی بھرپور عکاسی کرتے ہیں اسی طرح کی تہذیب کے آثار پنجاب میں ساہیوال کے قریب ہڑپہ میں بھی ملے ہیں موئنجو داڑو اور ہڑپہ ایک ہی حکومت کے تحت تھے یا نہیں اس کا کوئی ثبوت ابھی نہیں ملا ہے لیکن موئنجو داڑو اپنے زمانہ میں یقیناً ایک اعلیٰ درجے کا میٹروپولیٹن شہر تھا۔

موئنجو داڑو میں جن عمارتوں کے آثار ملے ہیں ان میں سے کچھ میں مٹی کی کچی اینٹیں استعمال ہوئی ہیں اور کچھ میں پختہ اینٹیں' یہاں پانی کی نکاسی کے ایک مربوط نظام کے آثار بھی ملے ہیں یہ نالیاں اوپر سے ڈھکی ہوئی ہوتی تھیں اس کے علاوہ اناج کی ایک بڑی ذخیرہ گاہ' ستونوں والا ایک وسیع و عریض ہال' پروہتوں کیلئے ایک بہت بڑی محل نما عمارت اور بلند ٹیلے پر واقع ایک قلعہ کے آثار بھی ملے ہیں۔ قلعے کے چاروں طرف پختہ اینٹوں کے بنے ہوئے ٹاوروں کا مربوط نظام بھی ہے۔

سکھر

کراچی سے کوئی 544 کلومیٹر شمال مشرق میں دریائے سندھ کے کنارے سکھر شہر آباد ہے یہاں مشہور سکھر بیراج بھی ہے جو پچاس سال پہلے تعمیر کیا گیا تھا بیراج سے 70 لاکھ ایکڑ زرعی زمین سیراب ہوتی ہے۔ یہاں دریا کے دونوں کناروں سے آبپاشی کے لئے سات نہریں نکلتی ہیں ان کی لمبائی 26523 کلومیٹر (16,474 میل) ہے اور 417'46 کیوسک پانی ان نہروں سے گزرتا ہے۔

کراچی' لاہور اور کوئٹہ کی طرف سے سڑک یا ریل سے سفر کیلئے سکھر ایک اہم جنکشن ہے یہاں بعض مسلمان بزرگوں کے مزارات اور دریائے سندھ کے ایک جزیرے پر واقع ایک مندر مقامی اور بیرونی سیاحوں کے لئے یکساں کشش رکھتا ہے شہر کے گردونواح میں چھوٹی چھوٹی جھیلوں' نہروں اور سرسبز جنگلات کے ایسے علاقے میں جہاں پرندوں کا شکار بھی کیا جا سکتا ہے۔

کوئٹہ

کوئٹہ سطح سمندر سے 1677 میٹر (5500 فٹ) بلندی پر واقع ہے اور پاکستان کے مشہور گرمائی مقامات میں سے ہے کوئٹہ صوبہ بلوچستان کا صدر مقام بھی ہے۔

کوئٹہ میں سردی کا موسم انتہائی شدید ہوتا ہے لیکن گرمیوں کا موسم یہاں انتہائی خوشگوار ہوتا ہے وادی کوئٹہ میں جگہ جگہ پھلوں کے باغات ہیں یہاں کئی اچھے ہوٹل بھی ہیں اور طعام و قیام کی سہولتیں مہیا ہیں۔

زیارت

کوئٹہ سے 122 کلومیٹر (76 میل) پر زیارت ہے جو ایک خوبصورت صحت افزا مقام ہے زیارت سطح سمندر سے 2440 میٹر (8000 فٹ بلند ہے یہاں طعام و قیام کی سہولتیں مناسب نرخوں پر مل جاتی ہیں ان سہولتوں میں پی ٹی ڈی سی کا ایک ہوٹل کمپلیکس اور ایک ریسٹ ہاؤس شامل ہیں زیارت کی وادی میں صنوبر کے خوبصورت جنگلات قدیم زمانے سے موجود ہیں۔

بہاولپور

بہاولپور کراچی سے کوئی 900 کلومیٹر پر واقع ہے یہاں دلچسپی کے کئی مقامات ہیں جن میں چولستان اور اس علاقے کی ثقافت' قلعے' یادگاری عمارتیں' محلات' میوزیم اور چڑیا گھر نمایاں ہیں۔

لال سہانرا نیشنل پارک

لال سہانرا نیشنل پارک تفریح' تعلیم اور تحقیق سرگرمیوں کیلئے بڑی عمدہ جگہ ہے لیکن یہاں شکار پر سخت پابندی ہے بہاولپور سے 36 کلومیٹر پر واقع یہ نیشنل پارک ایک قدرتی جھیل اور 480 ایکڑ پر پھیلے ہوئے خوبصورت جنگلات پر مشتمل ہے یہ جنگلات بہاولپور نہر کے دونوں طرف واقع ہیں یہاں واچ ٹاورز بھی ہیں اور سیاحوں کے لئے ہٹ' ریسٹ ہاؤس' کیمپنگ گراؤنڈ اور ٹریکنگ کی سہولتیں موجود ہیں۔

لال سہانرا پارک آفس 3-اے ٹرسٹ کالونی بہاولپور (ٹیلی فون نمبر 3217) اور 32 سی جیل روڈ لاہور ٹیلی فون نمبر 414095 40010 یا پی ٹی ڈی سی کے کسی دفتر کے توسط سے پارک کے اجتماعی دورے کا انتظام کیا جا سکتا ہے اس انتظام میں ٹرانسپورٹ رہائش اور گائڈ سروس کے اخراجات شامل ہوتے ہیں قریب کے جنگلات میں شکار کا بندوبست بھی کیا جا سکتا ہے۔

ملتان

ملتان کا قدیم شہر ملک کے تقریباً وسط میں کراچی سے کوئی 966 کلومیٹر (600 میل) دور واقع ہے یہ شہر سیاحوں کے لئے بڑی کشش رکھتا ہے خصوصاً یہاں کے تاریخی مقامات اور بزرگان دین کے مقبرے مرجع خلائق ہیں انہی میں رکن عالم کا مقبرہ بھی ہے جو چودھویں صدی کی ایک خوبصورت یادگاری عمارت ہے ملتان دستکاریوں کی وجہ سے بھی مشہور ہے لیکن برصغیر پاک و ہند کے ممتاز صوفیائے کرام سے نسبت کی وجہ سے اس شہر کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔

لاہور

کراچی سے 1350 کلومیٹر (811 میل) شمال مشرق میں لاہور شہر واقع ہے کراچی سے لاہور تک ہوائی جہاز کے سفر میں صرف ڈیڑھ گھنٹہ لگتا ہے لاہور صوبہ پنجاب کا صدر مقام ہے یہ قدیم تاریخی شہر ہے اور کسی زمانے میں اسے باغوں کا شہر کہا جاتا تھا بعض بڑے اور قدیم باغ یہاں آج بھی موجود ہیں لاہور تاریخی یادگاروں اور مسلم طرز تعمیر کے حسین ترین نمونوں کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے شہنشاہ اورنگزیب کی بنوائی ہوئی بادشاہی مسجد' وزیر خاں کی مسجد' شاہجہاں کا بنوایا ہوا شالیمار باغ' شہنشاہ جہانگیر کا مقبرہ اور اکبر کا شاہی قلعہ جس میں شیش محل دیکھنے کے لائق ہے مغل تعمیرات کے حسین نمونے ہیں حضرت داتا گنج بخش ہجویریؒ کا مزار بھی لاہور میں ہے اور اس نسبت سے لاہور کو داتا کی نگری بھی کہا جاتا ہے اسی طرح کے تاریخی اور ثقافتی مقامات کی وجہ سے لاہور کو پاکستان کا ثقافتی مرکز بھی کہا جاتا ہے لاہور کا عجائب گھر برصغیر کے بہترین عجائب گھروں میں شمار ہوتا ہے یہاں کا چڑیا گھر بھی بچوں اور بڑوں کے لئے کشش رکھتا ہے اور [illegible] گلشن اقبال کے نام سے یہاں ایک جدید تفریح گاہ کا اضافہ ہوا ہے۔

راولپنڈی

راولپنڈی لاہور سے 275 کلومیٹر (171 میل) شمال مغرب میں واقع ہے۔ راولپنڈی بڑی تیزی کے ساتھ ایک بڑے جدید شہر کے طور پر ترقی کر رہا ہے یہاں جدید طرز کے بڑے بڑے ہوٹل' ریستوران' آرمی میوزیم اور وسیع و عریض ایوب پارک ہے شمال کی طرف سے بے شمار تفریح گاہوں اور پہاڑی مقامات کو جانے سے پہلے آخری پڑاؤ یہیں ہوتا ہے' مری' نتھیا گلی' ایبٹ آباد' سوات' کاغان' گلگت' ہنزہ' اسکردو اور چترال جیسے پرفضا مقامات پر جانے کیلئے آغاز سفر راولپنڈی ہی سے کیا جاتا ہے۔

اسلام آباد

پاکستان کا نیا دارالحکومت اسلام آباد راولپنڈی سے 16 کلومیٹر (10-میل) شمال میں واقع ہے اسلام آباد جدید طرز کا خوبصورت اور سرسبز و شاداب شہر ہے یہ پاکستان کا واحد شہر ہے جس کی جدید طرز پر مکمل پلاننگ اس کے آباد ہونے سے پہلے کر لی گئی تھی یہاں کا سیکرٹریٹ' ایوان صدر' پارلیمنٹ کی نئی عمارت' سرکاری دفاتر اور سفارتخانوں کی عمارتیں اور خریداری کے مراکز' جدید طرز تعمیرات کے بہت اچھے نمونے ہیں یہاں کی سڑکیں کشادہ اور آبادیاں پرفضا ہیں' راول جھیل پر بنا ہوا راول ڈیم جس سے آبنوشی اور آبپاشی کیلئے پانی فراہم ہوتا ہے پکنک کا بہترین مقام بھی ہے شکر پڑیاں اور دامن کوہ ایسے تفریحی مقامات ہیں جہاں خصوصاً شام کے وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے ان دونوں مقامات سے اسلام آباد شہر کا طائرانہ نظارہ کیا جا سکتا ہے' دامن کوہ' مرگلہ کے پہاڑی سلسلے میں درمیانے درجے کی بلندی پر واقع ہے' اسی پہاڑی کے دامن میں شاہ فیصل مسجد ہے دامن کوہ سے اس مسجد کا بھرپور نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

فوک آرٹ اور ثقافتی ورثے کا قومی ادارہ ثقافت کی آرٹ گیلری بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلام آباد میں اونچے اور اوسط درجے کے رہائشی ہوٹل موجود ہیں۔

ٹیکسلا

راولپنڈی سے کوئی 35 کلومیٹر (22 میل) شمال مغرب میں پشاور جاتے ہوئے ٹیکسلا پڑتا ہے یہ مشہور عالم تاریخی مقام ہے اور یہاں سے ملنے والے تاریخی آثار پانچویں صدی قبل مسیح سے تعلق رکھتے ہیں ٹیکسلا کوئی ایک ہزار سال تک تہذیب و ثقافت کا مرکز رہا بدھ مت کے سنہری دور میں یہ شہر گندھارا فن تعمیر' فن سنگ تراشی اور مذہبی و تعلیمی اعتبار سے ایک بہت بڑا مرکز تھا یہاں کے میوزیم میں گندھارا فن اور تہذیب کے قابل دید نمونے رکھے ہوئے ہیں۔

مری اور گلیات

راولپنڈی سے کوئی 64 کلومیٹر (40-میل) اور 2286 میٹر' 7500 فٹ کی بلندی پر مری واقع ہے۔ مری کا راستہ صنوبر اور چیڑ کے جنگلات سے ڈھکی ہوئی ڈھلوانوں اور چوٹیوں کے درمیان سے گزرتا ہے پاکستان کے پرفضا پہاڑی مقامات میں سے مری سب سے زیادہ مقبول ہے اور گلیات مری کے شمال مغرب میں واقع چھوٹے چھوٹے پرسکون اور سرسبز و شاداب علاقے ہیں۔ ان سب مقامات کو پکی سڑک کے ذریعے ملا دیا گیا ہے مری اور گلیات میں جی چاہے تو بلند قامت درختوں کے سائے سائے چہل قدمی کیجئے اور جی چاہے تو گھڑ سواری کا لطف اٹھائیے۔ ایوبیہ میں چیئر لفٹ کے ذریعے ایک چوٹی سے دوسری چوٹی تک جھولتے چلے جائیے اور حسین وادی کے ساتھ ساتھ سرسبز پہاڑوں اور دور تک پھیلی ہوئی برف پوش چوٹیوں کا نظارہ کیجئے۔ مری سے آگے پتریانہ بھی بہترین تفریحی مقام ہے۔ وہاں چیئر لفٹ بھی ہے۔

ایبٹ آباد

راولپنڈی سے 116 کلومیٹر (76 میل) اور پشاور سے 217 کلومیٹر (135 میل) دور سرسبز پہاڑیوں سے گھری ہوئی ایک وسیع وادی سے ایبٹ آباد کا چھوٹا سا شہر اسی وادی میں واقع ہے یہ ایک مقبول گرمائی مقام بھی ہے سطح سمندر سے 1255 میٹر (4120 فٹ) بلندی پر واقع ہے اس شہر کے قریب سے شاہراہ قراقرم گزرتی ہے جو بجائے خود قابل دید ہے۔

پشاور

راولپنڈی اسلام آباد سے 172 کلومیٹر (107 میل) مغرب میں پاکستان کا آخری بڑا شہر پشاور واقع ہے راولپنڈی سے پشاور تک ہوائی جہاز کا سفر بمشکل آدھے گھنٹہ کا ہے غیور پٹھانوں سے آباد' داستانوں کا قدیم شہر پشاور صوبہ سرحد کا صدر مقام ہے قلعہ بالا حصار' قصہ خوانی بازار' چوک یادگار' مسجد مہابت خاں اور پشاور میوزیم یہاں کے قابل دید مقامات ہیں۔

درہ خیبر

دنیا کا مشہور ترین درہ خیبر پشاور سے کوئی 17 کلو میٹر (11-میل) کے فاصلے پر شروع ہوتا ہے اور طورخم پاک افغان سرحد سے آگے تک چلا جاتا ہے طورخم پشاور سے 56 کلومیٹر (35 میل) دور واقع ہے درہ خیبر ہمیشہ سے برصغیر جنوبی ایشیا کا دروازہ رہا ہے برصغیر کے میدانوں تک پہنچنے کے لئے درہ خیبر کا راستہ نقل آبادی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے تاریخ کے مختلف ادوار میں حملہ آوروں نے بھی درہ خیبر کے راستے کو ہی استعمال کیا ہے۔

درہ خیبر میں ایک چھوٹی ریلوے لائن بھی ہے جو انجینئرنگ کا حیرت انگیز کارنامہ سمجھی جاتی ہے یہ لائن ایک ہزار میٹر سے زیادہ (3500 فٹ) بلند اس درے سے گزرتی ہے اور لنڈی کوتل تک جاتی ہے لنڈی کوتل پشاور سے 52 کلومیٹر (32 میل) پر واقع ہے پشاور سے طورخم تک پکی سڑک بھی ہے جس پر برسوں سے آمدورفت ہو رہی ہے فروغ سیاحت کی کارپوریشن (پی ٹی ڈی سی) کا ایک ٹورسٹ کمپلیکس طورخم میں ہے پی ٹی ڈی سی پشاور سے طورخم تک اجتماعی سیاحت کے لئے آرام دہ بسیں بھی چلاتی ہے۔

وادی کاغان

یہ 155 کلومیٹر (96 میل) لمبی خوش منظر وادی 4148 میٹر' 13600 فٹ درہ بابوسر پر ختم ہوتی ہے موسم گرما میں وادی میں سفر کے لئے جیپ سروس چلتی ہے جب کہ آرام دہ رہائش کیلئے کئی ہوٹل اور ریسٹ ہاؤس موجود ہیں راستے میں ٹھہرنے کے لئے بالاکوٹ میں پی ٹی ڈی سی کا ایک ہوٹل ہے اور فاران میں ایک سیاحتی مرکز ہے جہاں طعام و قیام کی بہت اچھی سہولتیں موجود ہیں۔ شوگران اور سیف الملوک جھیل یہاں کے قابل دید مقامات ہیں۔

وادی کاغان کی سیاحت کیلئے بہترین زمانہ جون کے آغاز سے اکتوبر کے وسط تک کا ہے۔

وادیٔ سوات

حسین قدرتی مناظر اور قدیم تاریخ و ثقافت سے مالا مال وادیٔ سوات سڑک کے ذریعے پورے ملک سے ملی ہوئی ہے۔ اسلام آباد سے وادی سوات کا فضائی رابطہ بھی ہے یہاں تاریخی آثار کی تلاش کیلئے کھدائی کا کام برسوں جاری رہا ہے جو آثار دریافت ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وادی گندھارا فن سنگ تراشی اور بدھ تہذیب کا ایک بڑا مرکز تھی وادیٔ سوات اپنے قدرتی مناظر کوہ نوردی' کوہ پیمائی اور ٹراؤٹ مچھلی کے شکار سے دلچسپی رکھنے والے سیاحوں میں بڑی مقبول ہے وادی سوات میں سیاحت کا بہترین زمانہ مئی سے اکتوبر کے اواخر تک ہے لیکن وادی تک جانے والے تمام راستے سارا سال کھلے رہتے ہیں سوات میں ایک میوزیم بھی ہے جہاں گندھارا سنگ تراشی کے عمدہ نمونے رکھے ہوئے ہیں۔

سوات میں بے شمار ہوٹل اور موٹل ہیں' کالام اور میاں وام میں پی ٹی ڈی سی کے موٹل بھی ہیں جہاں رہائشی سہولتیں دستیاب ہیں۔

چترال

پشاور سے 50 منٹ کی پرواز آپ کو پاکستان کے انتہائی شمالی کنارے تک پہنچا دے گی چترال کی حسین ترین وادی یہیں واقع ہے ٹرچمیر کی 7700 میٹر (25,264 فٹ) بلند چوٹی وادی چترال کا تاج ہے چترال شہر سے کوئی 40 کلومیٹر (25 میل) کے فاصلے

پرتنگ وادیاں ہیں جہاں مشہور زمانہ کافر کلاش قبیلے رہتے ہیں یہ قبیلے قدیمی بت پرستانہ قبائلی ثقافت اور رقص و موسیقی سے خصوصی لگاؤ کی وجہ سے مشہور ہیں چترال میں گندھگ کے کئی چشمے ہیں کوہ نوردی اور کوہ پیمائی کے لئے اکثر سیاح اسی وادی کا رخ کرتے ہیں۔ ٹراؤٹ مچھلی کی شکار کی سہولتیں بھی موجود ہیں چترال شہر میں دو تین ہوٹل ہیں یہاں پی ٹی ڈی سی کا ایک ہوٹل بھی ہے اور ٹرانسپورٹ کی سہولتیں بھی مل سکتی ہیں۔

گلگت اور ہنزہ

شمالی علاقوں کے پرفضا پہاڑی مقامات میں وادی گلگت بھی شامل ہے راولپنڈی سے ہوائی جہاز کے ذریعے یہاں پہنچا جا سکتا ہے شاہراہ قراقرم بھی گلگت سے گزرتی ہے کوہ نوردی اور کوہ پیمائی کی مہموں کا آغاز گلگت سے ہوتا ہے۔

گلگت کے شمال میں وادی ہنزہ ہے جو چین سے ملی ہوئی ہے یہ وادی رسیلے پھلوں اور سرسبز چوٹیوں کی وجہ سے مشہور ہے یہاں کے بلند و بالا پہاڑوں میں راکاپوشی کی شاندار چوٹی بھی ہے جو 7788 میٹر بلند ہے گلگت میں رہائشی سہولتیں پی ٹی ڈی سی اور پی آئی اے کی ہیں۔

سکردو

سکردو گلگت سے کوئی 241 کلومیٹر (150 میل) مشرق میں دریائے سندھ کے کنارے آباد ہے قریب ہی دو خوبصورت جھیلیں ست پارہ اور کچورا ہیں جو برف پوش پہاڑوں سے گھری ہوئی ہیں راولپنڈی سے جہاز کے ذریعے سکردو پہنچا جا سکتا ہے یہاں آنے والے سیاح وادی شگار کی سیر ضرور کرتے ہیں دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی کے ٹو کو سر کرنے کی ہر مہم کا آغاز سکردو سے ہی ہوتا ہے کے ٹو کے علاوہ قراقرم کے پہاڑی سلسلے کی دوسری چوٹیوں پر کوہ پیمائی بھی یہیں سے شروع کی جاتی ہیں۔

گلیشیئر

قطب شمالی اور قطب جنوبی کو چھوڑ کر دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جو دس ہزار مربع میل سے زیادہ کے رقبے پر پھیلے ہوئے اس علاقے کا مقابلہ گلیشیروں کے معاملے میں کر سکے یہاں بالتورو، بیافو اور سیاچن جیسے مہیب گلیشیر ہیں جو دنیا میں سب سے بڑے گلیشیروں میں شمار ہوتے ہیں۔

(بشکریہ سیاسی انسائیکلوپیڈیا)

مرکز احمدیت۔ ربوہ

جماعت احمدیہ عالمگیر کا مرکز ربوہ فیصل آباد سرگودھا روڈ پر تقریباً درمیان میں دریائے چناب کے غربی جانب واقع ہے۔ اس کی بنیاد 1948ء میں رکھی گئی اور یہ جدید شہر ایک عالمی شہرت یافتہ مقام بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دریا اور پہاڑوں کے قدرتی حسن سے نوازا ہے۔ یہ بے آب و گیاہ علاقہ اس کے باسیوں کی محنت سے ایک سرسبز و شاداب علاقہ بن چکا ہے۔

ربوہ کی گلشن احمد نرسری پنجاب کی صف اول کی نرسریوں میں شمار ہوتی ہے اور شہر میں قسما قسم کے پھولدار اور پھلدار پودے لہلہا رہے ہیں۔

ربوہ کی آبادی تقریباً پچاس ہزار ہے اور شرح خواندگی 99 فیصد ہے جو پاکستان میں سب سے زیادہ ہے۔ یہاں کا علمی، تہذیبی، معاشرتی اور اخلاقی معیار بہت بلند ہے جس کی گواہی دنیا بھر سے آنے والے سیاح برملا دیتے ہیں۔

نادار اور مستحق افراد کی رہائش تعلیم اور علاج کے لئے اعلیٰ درجہ کے انتظامات موجود ہیں۔ فضل عمر ہسپتال علاقے کا جدید ترین مرکز صحت ہے جہاں ماہر ڈاکٹرز کی زیر نگرانی سستا علاج فراہم ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ ربوہ میں متعدد فری ہومیو پیتھک ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جہاں پاکستان کے دور دراز علاقوں بلکہ بیرون ملک سے بھی لوگ طبی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

بے سہارا افراد کے لئے ایک خوبصورت رہائشی کالونی بیوت الحمد کے نام سے قائم ہے جہاں دلکش ماحول میں مفت رہائش تمام معاشرتی سہولتوں کے ساتھ فراہم کی گئی ہے۔ بہترین تعلیمی اداروں کی شاندار علمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ صحت اور کھیل کی سہولتیں بھی موجود ہیں ان میں عالمی معیار کا سوئمنگ پول، باسکٹ بال، ہیلتھ کلب، ہیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس کلب اور دیگر کھیلوں کے میدان اور معین انتظامات ہیں۔

ربوہ سے ایک روزنامہ اخبار الفضل کے علاوہ چار ماہانہ رسائل باقاعدگی سے شائع ہو رہے ہیں۔

صوفی جو نام ہے اعتماد کا
صوفی سوپ۔ صوفی بناسپتی صوفی آئل سن فلاور، کینولہ، سویابین ہر پیک میں دستیاب ہے۔
ڈیلر:۔ راؤ عبدالجبار ربوہ فون: 214208-212458

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھوالناصر
1960ء سے خدمت میں مصروف
بے اولاد مردوں اور عورتوں کیلئے مشورہ اور کامیاب علاج
جدید طب کا باکمال نسخہ "نعمت الٰہی"
زرینہ اولاد کیلئے مفید علاج
ناصر پولی کلینک مین بازار راجہ چوک حافظ آباد
فون کلینک: 0438-523391-523392

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04524-214510-04942-423173

جرمن ولو کل ہومیو پیتھک ادویات
جرمن ولو کل ہومیو پیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات، سادہ ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک وغیرہ رعایتی قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ نیز 117 ادویات کے جرمن پوٹینسی سے تیار شدہ بریف کیس دستیاب ہیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ۔ فون 213156

SHARIF JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

GUILD KEY
ایم فل اے کیلئے معیاری ڈیجیٹل رسیور نہایت مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ دوسری جماعتوں کیلئے بھی سیٹلائٹ پیکج دستیاب ہیں نیز اے سی، سہولت یونٹ فریج، فریزر کی فٹنگ اور سروس بھی کی جاتی ہے۔ جناح سپر اسلام آباد
فون 051-2650364 موبائل 0320-4906118

ڈیلرز: LG، لومینر، سونی ٹی وی و فرج، کینڈی ڈیپ فریزر۔ ہائی سپر واشنگ مشین نیس گیس کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی الیکٹرونکس کی تمام مصنوعات سستی خریدنے کے لئے تشریف لائیں
انعام الیکٹرونکس بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خاں
پروپرائٹر: خواجہ احسان اللہ
فون آفس (0571) 510086-510140
رہائش 512003

ڈیجیٹل ریسیورز نہایت سستے داموں میں دستیاب ہیں۔ ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ ☎211274-213123

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837 رہائش 214321

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/600 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 212434 فیکس 213966

ربوہ میں ایک منفرد اور اعلیٰ ذائقے کا مرکز
علی تکہ شاپ
سیخی و شامی کباب، چکن تکہ کے ساتھ اب نئی پیشکش معیاری چکن اور بیف برگر
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ پروپرائیٹر محمد اکبر فون 212041

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699-214214 گھر 211971

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز سیالکوٹ
AIJ
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا
فون دکان: 594674 فون رہائش: 553733
موبائل 0300-9610532 پروپرائٹر:۔ عمران مقصود

HERCULES

خدمت کے 30 سال

Reliable Products for your Vehicle

ہرکولیس فلٹرز

مینوفیکچرر

آئل فلٹر

پٹہ کمانی سلنسر بکس

وسلنسر پائپ اور

ربڑ پارٹس

طالب دعا میاں عبداللطیف - میاں عبدالماجد

میاں بھائی

Mian Bhai

کوٹ شہاب دین نزد فرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور

Ph: 042-7932514-5-6

Fax: 042-7932517 E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk